مرتے وقت ہم سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائیگا۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

حصہ دوم

کن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

مرتے وقت ہم سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائیگا۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔۔۔۔

تمہید

خواتین وحضرات!

تمام فرقہ پرست کہتے ہیں۔ کہ قبر میں سوال و جواب ہوں گے۔ جب کہ تمام قرآن پاک اس بات کی نفی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مرنے سے پہلے ہی لوگوں کی ٹھکائی ہوگی جو ان کا رویہ قرآن پاک کے ساتھ تھا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے۔ جو اپنے اماموں کی باتوں کی بھی قران پاک کے ساتھ اطاعت کرتے ہیں۔ ان کی مرنے سے پہلے ہی ٹھکائی ہوگی۔ اس رویے کی بدولت جوانہوں نے اللہ تعالی کے کتاب کے ساتھ روا رکھا تھا. اندھا اور بہروں ں والا رویہ اپنا رکھا تھا.۔۔۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالی نے پورے قران پاک میں کہیں یہ نہیں کہا کہ ہم قبر میں لوگوں کو اٹھائیں گے اور پھر ان سے بات چیت کریں گے اور ان سے کچھ پوچھا جائے گا. بلکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ مرنے سے پہلے ہی لوگوں کی ٹھکائی ہوگی. اس رویے کی بدولت جوانہوں نے قران پاک سے رکھا ہوا تھا کہ وہ قرآن پاک کے ساتھ اور لوگوں کی باتوں کی اطاعت کرتے تھے. ان لوگوں کے دلوں پر قران پاک کی طرف سے تالے لگے ہوئے تھے اور وہ قرآن پاک میں غور ہی نہیں کرتے تھے اور قرآن سے اندھے اور بہرے بنے ہوئے تھے۔۔۔

. خواتین وحضرات!

اب جو لوگ ایسی احادیث کی اطاعت کریں گے۔ جو قبروں میں مردہ کے زندہ ہونے سے متعلق باتوں پر یقین کرتے ہیں۔ کہ ان سے فرشتے اللہ رسول اور دین کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو قرآن پاک میں غور نہیں کرتے کہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے۔ اس لیے ان کی مرنے سے پہلے ہی ٹھکائی ہوگی۔

خواتین وحضرات!

جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم قرآن پاک کے ساتھ اپنے اپنے فرقوں کی احادیث پر بھی عمل کریں گے۔ یعنی اپنے اپنے اماموں کی باتوں کی بھی اطاعت کریں گے۔ ان

کو مرنے سے پہلے ہی منہ ااور پیٹھوں پر فرشتے ماریں گے۔ یہ وہ سازشی لوگ تھے۔جنہوں نے قرآن پاک کے خلاف کس طرح کی سازشیں کیں۔ یہ قرآن پاک کے خلاف چالیں ہیں۔جن کو میں قرآن پاک سے دکھانا چاہوں گی۔

آپ اللہ تعالٰی کو اپنا معبود سمجھتے ہیں یا ان فرقہ پرست مولویوں مفتیوں نام نہاد مفسروں کو ..۔۔۔۔۔ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ کہ آپ نے جان کس کو دینی ہے۔ مرنے کے بعد کس پاس جانا ہے۔

اطلاع عام یہ ہے کہ تمام فرقہ پرست نام نہاد امام مفتی اور مولوی ان لوگوں کو مرتد کہتے ہیں جو ان کے فرقے کی احادیث کا انکار کرتا ہے.۔۔ اور اطلاع خاص یہ ہے. جو لوگ احادیث کی اطاعت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم قران پاک کے ساتھ احادیث کی اطاعت کرتے ہیں اللہ تعالی ان کو مرتد کہتا ہے اور اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ ان کو مرنے سے پہلے ہی یعنی کہ زندگی کے اختتام پر ہی ٹھڈوں اور مکوں کی بارش کے ساتھ ان کو موت دی جاتی ہے... یہ وہ لوگ ہیں جو قرآن پاک کے ساتھ دوسری باتوں کو لوگوں کو ممبروں پہ بیٹھ بیٹھ کے سناتے ہیں اور اس طرح لوگوں کو قران پاک سے روک رکھا ہے. یہ قرآن پاک کے خلاف کاروائیاں کرنے والے لوگ ہیں یاد رہے کہ نہاد امام مفسر مفتی مولوی سب جب مریں گے۔تو ان کا اختتام بھی ٹھڈوں اور مکوں کی بارش کے ساتھ ہوگا۔ یہ ٹھڈے اور مکے ان کے منہ پر پڑیں گے اور ان کی پشتوں پر پڑیں گے... یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو بیٹھ کر یہ کہانیاں سناتے رہتے ہیں کہ لوگوں کو دوبارہ قبر میں تین سوالوں کے لیے زندہ کیا جائے گا۔اس کے بعد ان کو طرح طرح سے عذاب دیا جائے گا۔اور لوگوں کو طرح طرح کی عذاب کی کہانیاں سناتے ہیں۔...اور اپنی کہانیوں سے بے خبر ہیں۔ان کے تمام اعمال ضائع ہیں ۔آج ان کے بارے میں میں تمام قرآن پاک سے کہانیاں سنانا چاہوں گی اور ان کی سازشیں بے نقاب کرنا چاہوں گی۔۔۔

1 ۞ جو لوگ قرآن پاک کے ساتھ اپنے فرقوں کے نام نہاد اماموں کی دی ہوئی احادیث کی اطاعت کریں گے ان پر موت دینے والے فرشتے ان کے چہرے اور پشت پر مارتے ہوئے لے جائیں گے۔۔۔

۞ سورہ محمد۔آیات 23 تا 28۔پارہ 26

پھر کیا تم سے یہ توقع ہے۔کہ اگر پھر جاؤ۔تو زمین میں فساد کرنے لگو۔اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو۔

یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالٰی نے لعنت کی انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا کیا یہ لوگ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل چڑھے ہوئے ہیں۔ بیشک جن لوگوں پر ہدایت یعنی قرآن واضح ہو چکا پھر اس کے بعد وہ مرتد ہو گئے۔شیطان نے آسان بنا دیا ہے ان کیلئے یہ کام اور جھوٹی توقعات کا سلسلہ دراز کر رکھا ہے یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالٰی کی نازل کردہ کتاب کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری اطاعت کریں گے۔اور اللہ تعالٰی ان کی پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے پھر اس وقت ان کا کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کو موت دیں گے۔اور ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے انہیں لے جائیں گے۔ یہ اسی لئے تو ہوگا کہ انہوں نے اس کی اطاعت کی جس نے للہ تعالٰی کو ناراض کر دیا ہے اور اس کی رضا کو پسند نہ کیا۔اسی بنا پر اللہ تعالٰی نے ان کے سب اعمال برباد کر دیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالٰی نے ان لوگوں کو اندھا اور بہرہ کہا اور ان لوگوں پر لعنت کی جو قرآن پاک میں غور نہیں کرتے کیا ان کے دلوں کو تالے لگ گئے ہیں جو یہ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے جن لوگوں کو ہدایت دی تھی قرآن پاک واضح ہو چکا تھا اس کے بعد وہ مرتد ہو گئے شیطان نے ان کے لئے جھوٹی توقعات کا سلسلہ دراز کر رکھا ہے۔اس لئے انہوں نے قرآن پاک کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری اطاعت کریں گے۔اللہ تعالٰی ان کی خفیہ باتوں کو جانتا ہے پھر قرآن پاک کے ساتھ کچھ باتوں میں دوسروں کی مرضی کرنے والوں کو فرشتے موت دیں گے تو ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے لے جائیں گے یہ اس لئے تو ہوگا کہ انہوں نے اس طریقے کی اطاعت کی جو اللہ تعالٰی کو ناراض کرنے والا ہے اور اس کی رضا کا طریقہ اختیار نہ کیا اس پر اللہ تعالٰی نے ان کے سب اعمال ضائع کر دیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جنہوں نے قرآن پاک کی اطاعت کے ساتھ دوسروں کی اطاعت کی انہوں نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیا آئیں دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کسے کہتے ہیں سورہ المائدہ آیت 15 کا آخری حصہ اور آیت 16 پارہ نمبر 6 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ’’بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشنی آگئی ہے اور ایک ایسی واضح کتاب جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔انہیں سلامتی کے راستے کی ہدایت دیتا ہے اور اپنی اجازت سے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے‘‘۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا قرآن پاک ہے۔جو لوگ اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔انہیں سلامتی کے راستے کی ہدایت دیتا ہے اور اپنی اجازت سے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے‘‘۔یعنی یہ لوگ اھدنا الصراط المستقیم والے لوگ بن جاتے ہیں۔اور جو لوگ کچھ باتوں میں قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں اور کچھ باتوں میں لوگوں کی اطاعت کرتے ہیں تو انہیں مرتد کیا گیا ہے ان پر لعنت کی گئی اور انہیں اندھا اور بہرا کیا گیا ان کے تمام اعمال اللہ تعالیٰ نے ضائع کر دیے۔

خواتین وحضرات!

یہ لوگ فرقہ پرست ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم قرآن پاک کے ساتھ اپنے اپنے فرقوں کی دی ہوئی حدیثوں پر بھی عمل کریں گے۔جسے وہ سنت کی مد میں احادیث کہتے ہیں۔کیونکہ انہیں قرآن پاک میں کچھ نظر نہیں آتا۔ایسے ہی لوگوں کے دلوں پر تالے لگ چکے ہیں۔وہ لوگ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے۔اس لیے انہیں قرآن پاک میں کچھ نظر نہیں آتا۔ایسے لوگ ان آیات میں اپنا حشر دیکھ لیں۔کہ مرنے سے پہلے ہی ان پر عذاب کا آغاز ہو جائے گا۔ان آیات سے ہمیں پتہ چلا کہ قرآن پاک کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والا مرتد ہے۔تمام فرقے اپنے اپنے فرقوں کی اطاعت کرتے ہیں۔اس طرح تمام فرقے مرتد ہیں۔اور ان کے تمام اعمال ضائع ہیں۔۔۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں ہمیں پتہ چلتا ہے۔کہ ایک ایمان والا مرتد کیسے بنتا ہے۔جیسا کہ سورہ محمد کی ایت دو میں ایمان والا اسے کہا گیا ہے۔جو محمد ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن پاک کو سچ مانے گا اور اس کی اطاعت کرے گا۔اس کے مقابلے میں جو لوگ دوسری کتابوں کی اطاعت کریں گے۔وہ جھوٹ کی اطاعت ہے۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم فرقے نہ بنانے کو مسترد کر کے فرقے بنائیں گے۔وہ کافر یعنی نافرمان ہیں۔کیونکہ ایمان والے حق یعنی سچ کی اطاعت کرتے ہیں جبکہ کافر جھوٹ کی اطاعت کرتے ہیں اسی طرح ان آیات میں ہمیں پتہ چلتا ہے کہ قرآپاک جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی باتیں ہیں۔اس قرآن پاک کے ساتھ احادیث کی اطاعت کرنے والے مرتد ہیں۔کیونکہ انہوں نے اپنے اپنے اماموں سے خفیہ میٹنگ کر رکھی ہیں۔جو قرآن پاک کو پسند نہیں کرتے۔کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری اطاعت کریں گے۔اللہ تعالیٰ ان کی خفیہ باتوں کو جانتا ہے

خواتین وحضرات!

مرتد کا مطلب ہے۔اپنے دین سے پھر جانا۔اُلٹے پاؤں پھر جانے کا مطلب ہے۔کہ انسان جس راستے پر چل کر آیا تھا۔اُسی راستے پر پھر واپس چل پڑے۔اسے مرتد ہونا کہتے ہیں۔اس کے لیے مثال دینا چاہوں گی۔کہ ساری دنیا مختلف قسم کے فرقوں پر تھی۔یعنی کافر تھی۔رسول ﷺ نے جب اعلان نبوت کیا۔تو جو جو لوگ آپ ﷺ پر ایمان لائے۔یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔تو وہ ساری دنیا سے جدا ہو گئے۔اور مسلم بن گئے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے۔
اب اگر یہ مسلم قرآن پاک کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کریں گے تو پھر مرتد ہو جائیں گے۔اور اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہیں رہیں گے۔یعنی جس راستے سے آئے تھے۔یہ اُسی راستے پر پھر واپس چل پڑے۔جیسا کہ فرقہ پرست قرآن پاک کو حفظ کرتے ہیں اس طرح اپنے باپ دادا کی باتوں کی اطاعت کرتے ہیں۔یعنی قرآن پاک کو ثواب داریں حاصل کرنے کے لیے رکھ چھوڑا ہے،کہ مرنے کے بعد ثواب ملے گا۔۔جبکہ ہر فرقہ اپنے اپنے فرقے کی احادیث کو اسوہ حسنہ بنا کر زندگی اس کے مطابق گزارتے ہیں۔ان کے تمام اعمال ضائع ہیں۔۔۔

2 ۞ مرتے وقت ہم سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائیگا۔

خواتین وحضرات!

ہمیں قرآن پاک رسول ﷺ کی بدولت ملا ہے۔جو لوگ اس سے اپنی اصلاح کریں گے۔ان کا نام پرہیزگار ہے انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ جبکہ تمام فرقہ پرست اپنے اپنے فرقے کی احادیث کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی ایات کو جھٹلاتے ہیں یہ احادیث ان کے فرقے کا امام ان کو دیتا ہے۔ یہ فرقہ پرست تکبر کرتے ہیں۔یہ لوگ جہنم میں جائیں گے جہاں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ فرماتے ہیں کہ پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے ذمے جھوٹ لگا دے۔یا اس کی ایتوں کو جھٹلائے۔۔۔

خواتین وحضرات!

اس کے لیے میں مثال دینا چاہوں گی کہ اللہ تعالی نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے اور اللہ تعالی کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے۔ جو لوگ احادیث کے ذریعے اللہ تعالی کے ذمہ جھوٹ لگاتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ 73 فرقے ہوں گے اور اس لیے ہم فرقے بنا رہے ہیں تو یہ انہوں نے اللہ تعالی پر جھوٹ بنایا۔ اللہ تعالی نے رسول ﷺ کو کوئی حکم نہیں دیا ہے۔ کہ تہتر فرقے بناؤ۔۔ ایسے لوگوں نے قرآن پاک کے ساتھ یہ جو کام کیا ہے۔ ان کو ان کا حصہ تو ملے گا۔۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ جب فرشتے ان کو موت دینے کے لیے آئیں گے۔ تو ان سے پوچھیں گے کہ وہ تمہارے کہاں ہیں جن کو تم اللہ تعالی کے سوا پکارا کرتے تھے۔ وہ کہیں گے وہ ہم سے گم ہو گئے۔ وہ اپنے خلاف خود گواہی دیں گے کہ وہ اللہ تعالی کے سوا دوسروں کو پکارا کرتے تھے۔ لیے کہ وہ کافر تھے یعنی اللہ تعالی کا نافرمان تھے۔

سورہ اعراف۔ آیت 35 تا 37۔ پارہ 8

اے آدم کی اولاد جب تمہارے پاس تمہیں میں سے رسول آئیں جو میری آیات پڑھ کر سنائیں جو پرہیزگاری اختیا کرے گا اور اپنی اصلاح کریگا انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور وہ لوگ جو ہماری آیات کو جھٹلائیں گے اور ان سے تکبر کریں گے یہ لوگ دوزخ میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ پھر اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالی کے زمہ جھوٹ لگا دے۔ یا اُس کی آیتوں کو جھٹلائے۔ ایسے لوگوں کو کتاب سے ملے گا ہی جو ان کے نصیب میں ہے۔ یہاں تک کہ جب ہمارے بھیجے ہوئے یعنی (فرشتے) آئیں گے تو ان سے پوچھیں گے۔ وہ تمھارے کہاں ہیں۔ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے۔ وہ کہیں گے کہ وہ ہم سے گم ہو گئے۔ اس طرح وہ خود اپنے خلاف گواہی دے دیں گے کہ وہ کافر تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگ دکھا رہے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو ظالم ہیں اور کافر ہیں یعنی فرقہ پرست ہیں۔۔ اور دوسرے لوگ وہ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے زریعے لائی ہوئی آیات سے اپنی اصلاح کی ہوگی اور پرہیزگار بنے ہوں گے۔ انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ پہلی قسم کے فرقہ پرست لوگ وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائیں گے اور ان سے تکبر کریں گے یہ لوگ دوزخ میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ پھر اُس سے بڑا ظالم کون ہو گا۔ جو اللہ تعالیٰ کے زمہ جھوٹ لگا دے۔ یا اُس کی آیتوں کو جھٹلائے۔ ایسے لوگوں کو ان کا وہ حصہ تو ملے گا ہی جو ان کے مقدر میں ہے۔ یہاں تک کہ جب فرشتے ان کو وفات دینے آئیں گے تو ان سے پوچھیں گے۔ وہ تمھارے کہاں ہیں۔ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے۔ وہ کہیں گے کہ وہ ہم سے گم ہو گئے۔ اس طرح وہ خود اپنے خلاف گواہی دے دیں گے کہ وہ کافر تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان تھے۔ یعنی فرقہ پرست تھے۔ یعنی کسی فرقے کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے نہیں تھے۔ بلکہ نام نہاد مفسر کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے تھے۔ اور ان کی تفسیر کی بندگی کرنے والے تھے۔ جو گم ہونے والے ہیں۔

3 مرتے وقت ہم سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائیگا۔

خواتین وحضرات۔

ان ایات میں ان لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جو فرقہ پرست ہیں۔ جو تشریح کی آڑ میں قرآن پاک کی عبارت کو بدلنے کی کوشش کرتے ہیں. جیسا کہ اللہ تعالی نے ہمیں حکم دیا ہے کہ فرقے نہیں بنانے اور اللہ تعالی کی رسی یعنی قران پاک کو مضبوطی سے تھامنا ہے تو لوگوں نے تشریح کی آڑ میں قرآن پاک کو بدل کر رکھ دیا ہے. تو یہ ایت سنا کر 73 فرقوں والی حدیث تشریح کی غرض سے سنا دیتے ہیں اور پھر اپنے اپنے فرقوں کو تھام کر بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کر رہے ہیں۔۔ اللہ تعالی نے اس طرح قرآن پاک کو جھٹلانے والوں کو فرعون کے قوم کی طرح کہا۔۔ جو اللہ تعالی کی آیات کو جھٹلاتے تھے اور ہم بھی اللہ تعالی کی آیات کو جھٹلاتے ہیں

خواتین وحضرات۔

اللہ تعالی نے ہمیں نعمت یعنی قرآن پاک دیا ہے۔ اللہ تعالی نعمت یعنی قرآن پاک کو نہیں بدلیں گے. بلکہ ہم لوگوں نے اپنے نفس کو قرآن

پاک کے مطابق بدلنا ہے۔اس کو قبول کرنا ہے۔۔جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرقے نہ بنانے کا حکم دیا۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا۔تو ہم ایمان والے تب بنیں گے۔جب اپنے فرقے کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے حکم کو مان لیں یعنی اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے تھام لیں گے۔۔جو حال فرعون کی قوم کا ہوا ہے وہی حال ہمارا بھی ہونا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے سچ کو قبول نہ کیا تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔....

اللہ تعالیٰ اپنی نعمت یعنی قرآن پاک کو ہرگز نہیں بدلیں گے... یہاں تک کے لوگ خود کو قران پاک کے مطابق بدلیں... لوگ تفسیر کی اڑ میں احادیث کی اڑ میں اپنے خواہشوں کی اڑ میں قران پاک کو بدلتے ہیں ان کے لیے اللہ تعالی بڑا طاقتور عذاب دینے والا ہے. کہ یہ لوگ اور فرعون کی قوم اوران سے پہلے آنے والے لوگ ظالم ہیں. کہ یہ سارے اپنے اپنے طریقوں سے اللہ تعالی کی ایات کو جھٹلاتے ہیں. ان کو فرشتے موت دیں گے تو ان کو منہ پر اور پشتوں پر ماریں گے اور کہیں گے اب جلنے والے عذاب کا مزہ چکھو یہ تمہارے وہ اعمال ہیں جو تم نے اپنے ہاتھوں سے اگے بھیجے ہیں

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرعوں کی قوم سے مثال دی ہے۔کہ ہم بھی ویسے ہیں۔وہ بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے تھے۔اور ہم بھی احادیث کے زریعے جھٹلاتے ہیں۔۔اور فرعون سے پہلے لوگ بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے تھے۔یعنی تمام فرقہ پرست فرعون کی قوم اور ان سے پہلے والے سب برابر ہیں۔سوائے ان کے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو مانیں۔

سورہ انفال آیات 50 تا 55 پارہ 10

اور کاش آپ دیکھیں جب فرشتے موت دیتے ہیں۔جو کافر ہیں۔فرشتے ان کو ضربیں لگاتے ہیں۔ان کے چہروں اور ان کی پشتوں پر اور کہتے ہیں اب جلنے والے عذاب کا مزہ چکھو۔یہ تمھارے ان اعمال کا بدلہ ہے۔جو تمھارے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں یعنی غلاموں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

ان لوگوں کا حال بھی فرعون کی قوم کی طرح ہے۔اور ان لوگوں کی طرح ہے۔جو ان سے پہلے تھے۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا کفر یعنی نافرمانی کی۔۔تو اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کے کے بدلے میں پکڑ لیا۔بیشک اللہ تعالیٰ بڑا طاقت ور سخت عذاب دینے والا ہے۔یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسی نعمت کو جو اس نے کسی قوم کو دے رکھی ہو۔ہرگز نہیں بدلنے والا۔۔جب تک کہ وہ قوم اپنے نفسوں کو نہ بدل دیں۔اور بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔اور ان لوگوں کا حال فرعون کی قوم کی طرح ہے۔اور اُن لوگوں جیسا ہے۔جو ان سے پہلے تھے۔جنھوں نے اپنے رب کی آیات کو جھٹلایا۔پھر ہم نے ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا۔اور فرعون کی قوم کو غرق کر دیا۔اور وہ سب ظالم تھے۔بے شک وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین جانور ہیں۔جنھوں نے کفر کیا۔بس وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر کرنے والے یعنی نافرمانی کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ بات کر رہے ہیں۔اور ان لوگوں کی بھی بات کر رہے ہیں جو فرعون کی قوم تھی اور ان سے بھی پہلے لوگ تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کافر یعنی نافرمان یعنی فرقے بنانے والوں سے پہلے کے لوگوں کے بارے میں یعنی فرعون کی قوم اور ان سے پہلے کی قوموں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ وہ سب ظالم تھے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلانے والے تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کسی قوم کو دی ہوئی نعمت یعنی کتاب کو میں ہرگز نہیں بدلوں گا۔حتیٰ کہ وہ خود کو بدل لیں۔یعنی ہم قرآن پاک کو احادیث کے زریعے نہیں بدل سکتے۔بلکہ ہم نے خود کو قرآن پاک کی طرح بدلنا ہے۔یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ کہے گا۔ہم نے اس طرح خود کو ڈھالنا ہے۔

ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی نعمت قرآن پاک ہے۔ہم خود کو اس کے مطابق بدلیں گے۔تو اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلانے والے نہیں ہوں گے۔ورنہ ظالم وہ سب ہوں گے۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔چاہے وہ ہم ہوں۔کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے ہوں یا فرعون کی قوم ہو یا مکہ کے لوگ ہوں۔ہم سب ظالم ہیں۔فرعون کی قوم ہیں۔وہ بدترین جانور ہیں۔کہ کفر یعنی نافرمانی کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین جانور ہیں۔جو ایمان نہیں لاتے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو نہیں مانتے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو سمجھانے کے لیے پہلی دو قوموں کا زکر کر رہے ہیں۔اور ہمارا بھی زکر کر رہے ہیں۔یعنی جنھوں نے کفر کر کے یعنی نافرمانی کر کے یعنی فرقے بنا کر کے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا۔ یہ اور فرعون کی قوم برابر ہیں۔اب جو قیامت تک آنے والے کافر یعنی نافرمان یعنی فرقہ ہوں گے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے والے ہوں گے۔ان کی موت اس طرح ہوگی۔ جب فرشتے موت دیتے ہیں۔جو کافر ہیں۔فرشتے ان کو ضربیں لگاتے ہیں۔ان کے چہروں اور ان کی پشتوں پر اور کہتے ہیں اب جلنے والے عذاب کا مزہ چکھو۔یہ تمھارے ان اعمال کا بدلہ ہے۔جو تمھارے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔ان لوگوں کا حال بھی فرعون کی قوم کی طرح ہے۔اور ان لوگوں کی طرح ہے۔جو ان سے پہلے تھے۔

خواتین وحضرات۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھانے کے لیے پہلی دو قوموں کا زکر کر رہے ہیں۔اور ہمارا بھی زکر کر رہے ہیں۔یعنی جنھوں نے کفر کر کے یعنی فرقے بنا کر احادیث کے زریعے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا۔اور فرعون برابر ہیں۔اب جو قیامت تک آنے والے کافر یعنی فرقہ پرست ہوں گے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے والے ہوں گے۔وہ اور فرعون اور ان سے پہلے کے لوگ برابر ہیں۔یہ سب اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے والے ہیں اور سب برابر کے لوگ ہیں۔ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔نام نہاد مفسر بھی تو

اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا اللہ تعالیٰ کی آیات کو رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں جھٹلاتا ہے۔ ااور تمام فرقہ پرست ان کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ سب برابر کی قسم ہیں۔ یہ سب ایک جیسے ہیں۔ سب کو ایک جیسی مار پڑے گی۔۔

خواتین وحضرات

اس کے لیے میں ایک اور مثال دینا چاہوں گی. کہ جس طرح اللہ تعالی نے قران پاک کو نعمت کہا ہے اسی طرح اللہ تعالی نے دین اسلام کو بھی نعمت کہا ہے... اللہ تعالی قران پاک میں فرماتے ہیں کہ آج کے دن ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دین مکمل کر دیا ہے... اور اپنی نعمت آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر پوری کر دی ہے. اور آپ کے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا ہے.

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی نے دین کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل کیا ہے. اس کے لیے اللہ تعالی نے وقت کا تعین کر دیا ہے کہ آج کے دن ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دین مکمل کر دیا ہے. اس طرح اپنی نعمت پوری کر دی ہے... اور اسلام کو بطور دین پسند کر لیا ہے.....

خواتین وحضرات

حقیقت یہ ہے کہ ہم نے دین اسلام کو نظر انداز کر دیاہ جو ہمارے لیے اللہ تعالی نے نعمت بنایا تھا.....

جس کے لیے اللہ تعالی نے وقت کا تعین بھی کر دیا تھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت اُس دن....

.اور ہم لوگوں نے کیا کیا. اور ہم نے اس طرح سمجھا

اگر ہم یہ کہیں کہ ہمارے لیے فرقے نعمت ہیں.. وہ فرقے جو احادیث کی بدولت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے 300 سال بعد وجود میں آئے.... یہ اللہ تعالی کی آیات کو بدلنا ہے. اگر ہم اسلام پر ہوں گے تو ہم ایک امت بنیں گے اگر ہم فرقوں پر ہوں گے تو فتنہ فساد برپا رہے گا. ظلم وزیادتی کا بازار گرم رہے گا .. اس طرح ہم وہ لوگ ہیں جو فرعون کے برابر ہیں کیونکہ ہم نے بھی اسلام کو فرقوں کے ساتھ بدلنا چاہا ہے اپنے اپنے فرقے پر ہماری موت ہوتی ہے اور ہم نے فرقوں میں سکون چاہا ہے امن چاہا ہے جو ہمیں کبھی بھی نہیں ملے گا۔ دنیا بھی برباد اور آخرت بھی برباد۔---

4 مرتے وقت ہم سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائیگا۔

تمام فرقہ پرست شان نزول کے بارے میں کہتے ہیں۔ کہ احادیث کی کہانیاں قرآن پاک کی تفسیر ہیں۔ ان فرقہ پرستوں کی ٹھکائی مرنے سے پہلے ہی شروع ہو جائے گی۔۔ فرقہ پرست احادیث کے زریعے قرآن پاک کو چھپا دیتے ہیں۔ یہ لوگ قرآن پاک کے خلاف چالیں چلنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات

فرقہ پرست قرآن پاک کی تشریح کرتے ہوئے شان نزول بیان کرتے ہیں... اور اس کی آڑ میں پہلے لوگوں کی کہانیاں بیان کرتے ہیں. طرح قرآن پاک کے سچ کو چھپا دیتے ہیں. اس کے لیے میں مثال دینا چاہوں گی کہ اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ فرقے نہیں بنانے اور اللہ تعالی کی رسی یعنی قران پاک کو مضبوطی سے تھامنا ہے. تشریح یہ کی گئی ہے. رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے 73 فرقے بنیں گے.

اپ نے دیکھا کہ کس طرح تشریح کی اڑ میں قران پاک کے سچ کو چھپا دیا گیا. جنھوں نے یہ کام کیا یہ قرآن پاک کے خلاف سازش ہے. چالیں ہیں... یہ لوگ جو شان نزول کی آڑ میں کہانیاں بیان کرتے ہیں. یہ اپنا بوجھ تو اٹھائیں گے مگر جن لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں یہ ان کا بھی بوجھ اٹھائیں گے۔ ان پر اللہ تعالی کا عذاب ایسی جگہ سے آئے گا۔ کہ ان کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوگا۔ ان کے جب مرنے کا وقت ہوتا ہے . یہ اللہ تعالی کے فرمانبردار بن جاتے ہیں. اور کہتے ہیں ہم کوئی برائی تو نہیں کر رہے تھے . فرشتے کہیں گے۔ کیوں نہیں کر رہے تھے۔ کہ اللہ تعالی جانتا ہے جو تم کر رہے تھے. جہنم کے دروازوں میں سے داخل ہو جاؤ۔ ان کے مقابلے میں دوسرے قسم کے لوگ ہیں جو پرہیزگار ہیں جو قرآن پاک کو بھلائی سمجھتے ہیں. جب مرتے وقت پوچھا جائے گا کہ اللہ تعالی نے کیا نازل کیا تھا تو یہ کہیں گے کہ اللہ تعالی نے بھلائی نازل کی تھی تو ان کو فرشتے مرنے سے پہلے ہی جنت کی خوشخبری سنا دیں گے.. کہ تم پر سلامتی ہو۔ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

سورہ نحل آیات 23 تا 32۔ پارہ نمبر 14

جو کچھ یہ لوگ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو وہ کہتے ہیں۔ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں تا کہ وہ قیامت کے دن اپنے بوجھ تو پورے کے پورے اٹھائیں۔ اور کچھ ان لوگوں کے بوجھا بھی اُٹھائیں۔ جن کو وہ بغیر علم کے گمراہ کرتے رہے۔

خبردار رہو۔ کیسا برا بوجھ ہے جو وہ اٹھا رہے ہیں۔ جو ان سے پہلے لوگ تھے۔ وہ لوگ چالیں چلتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے فریب کی عمارت کو بنیادوں سے اُکھاڑ دیا۔ اور اوپر سے چھت بھی ان پر گرادی۔ اور انہیں عذاب اُس جگہ سے آیا جہاں سے ان کا وہم وگمان بھی نہ تھا۔ پھر قیامت کے دن انہیں اللہ تعالیٰ رسوا کرے گا اور پوچھے گا وہ میرے شریک کہاں ہیں۔ جن کے بارے میں تم جھگڑا کیا کرتے تھے۔ جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے آج کافروں یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کے لیے رسوائی ہے۔

جب فرشتے ان کو موت دینے آتے ہیں۔ جو اپنے اوپر ظلم کر رہے ہوتے ہیں تو پھر فرمابردار بن جاتے ہیں۔ ہم کوئی برائی تو نہیں کر رہے تھے۔ فرشتے کہیں گے کیوں نہیں جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ تعالیٰ بیشک اسے خوب جانتا ہے۔ بس جہنم کے دروازوں سے اس میں داخل ہو جاؤ تم اس میں رہو گے۔ تکبر کرنے والوں کا بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ اور جب پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے وہ کہتے ہیں بھلائی۔ ایسے لوگ جنہوں نے احسان کیے۔ ان کیلئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو بہت بہتر ہے اور پرہیزگاروں کیلئے بہت ہی اچھا گھر ہے۔ ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں۔ جن میں داخل ہونگے۔ ان میں نہریں جاری ہوں گی اور جو کچھ وہ چاہیں گے انہیں ملے گا اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو اسی طرح بدلہ دیتا ہے۔ اور وہ پرہیزگار جو پاک ہوتے ہیں۔ فرشتے ان کو موت دینے آتے ہیں تو کہتے ہیں تم پر سلام ہو جو عمل تم کرتے رہے اس کے صلے میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں اور پرہیزگاروں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ فرقہ پرستوں سے جب قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کیا نازل کیا ہے۔ تو فرقہ پرست جواب دیتے ہیں۔ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں تا کہ وہ قیامت کے دن اپنے بوجھ تو پورے کے پورے اٹھائیں۔ اور کچھ ان لوگوں کے بوجھا بھی اُٹھائیں۔ جن کو وہ بغیر علم کے گمراہ کرتے رہے۔

سنو۔ کیسا برا بوجھ ہے جو وہ اٹھا رہے ہیں۔ جو ان سے پہلے لوگ تھے۔ وہ لوگ بھی اسی طرح چالیں چلتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے فریب کی عمارت کو بنیادوں سے اُکھاڑ دیا۔ اور اوپر سے چھت بھی ان پر گرادی۔ اور انہیں عذاب اُس جگہ سے آیا جہاں سے ان کا وہم وگمان بھی نہ تھا۔ پھر قیامت کے دن انہیں اللہ تعالیٰ رسوا کرے گا اور پوچھے گا وہ میرے شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم جھگڑا کیا کرتے تھے۔ جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے آج کافروں کے لیے رسوائی ہے۔

جب فرشتے ان کو موت دینے آتے ہیں۔ جو اپنے اوپر ظلم کر رہے ہوتے ہیں تو پھر فرمابردار بن جاتے ہیں۔ ہم کوئی برائی تو نہیں کر رہے تھے۔ فرشتے کہیں گے کیوں نہیں جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ تعالیٰ بیشک اسے خوب جانتا ہے۔ بس جہنم کے دروازوں سے اس میں داخل ہو جاؤ تم اس میں رہو گے۔ تکبر کرنے والوں کا بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرستوں کے پاس قرآن پاک کا علم تو ہوتا نہیں۔ لہذا وہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ فرقہ پرست بہت برا بوجھ اُٹھا رہے ہیں۔ اور تمام فرقہ پرست اپنے فرقوں کے لیے جھگڑا کرتے ہیں۔ اس طرح شرک کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنا معبود اللہ تعالیٰ کے بجائے اپنے فرقوں کو بنا رکھا ہے۔

پھر فرشتے جب پرہیزگاروں سے پوچھتے ہیں۔ کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے وہ کہتے ہیں بھلائی۔ ایسے لوگ جنہوں نے احسان کیے۔ ان کیلئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو بہت بہتر ہے اور پرہیزگاروں کیلئے بہت ہی اچھا گھر ہے۔ ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں۔ جن میں داخل ہونگے۔ ان میں نہریں جاری ہوں گی اور جو کچھ وہ چاہیں گے انہیں ملے گا۔ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو اسی طرح بدلہ دیتا ہے۔ اور وہ پرہیزگار جو پاک ہوتے ہیں۔ فرشتے ان کو موت دینے آتے ہیں تو کہتے ہیں تم پر سلام ہو جو عمل تم کرتے رہے اس کے صلے میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔

خواتین وحضرات۔

ان آیات میں ظالم اور پرہیزگار کی مکمل پہچان کروائی گئی ہے۔ ظالم یعنی نافرمان وہ ہے۔ جو قرآن پاک کے بارے میں تکبر کرتا ہے۔ کہ اس میں صرف پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ یہ لوگوں کو فریب دے رہے ہیں۔ مثلاً ہر فرقے والے ہر آیت کو اپنے مفسر کی نظر سے دیکھتا ہے۔ جو مطلب وہ بتاتا ہے۔ اس کو مان لیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بات کو رد کر دیا جاتا ہے۔ یعنی جو نام نہاد مفسر ظاہر کرتا ہے۔ وہ ٹھیک ہے اور جو چھپاتے ہیں۔ وہ بھی ٹھیک ہے گویا کہ نام نہاد مفسر بڑا خدا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ چھوٹا خدا ہے۔ یہ شرک ہے۔ ایسے ظالموں کو مرتے ہی جہنم کا تحفہ مل جاتا ہے۔ ایسے مشرکوں سے اللہ تعالیٰ کہے گا۔ کہ میرے شریک کہاں ہیں۔ نافرمانوں کے لیے قیامت ذلیل کر دینے والا دن ہے۔

پرہیزگار کا مطلب ہے۔ قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والا۔ ایسے لوگوں سے جب مرتے وقت فرشتے پوچھیں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کیا نازل کیا تھا۔ تو وہ کہیں گے کہ

اللہ تعالیٰ نے بھلائی نازل کی تھی۔ایسے لوگوں سے فرشتے کہیں گے۔کہ تم پر سلامتی ہو۔جنت میں داخل ہو جاؤ۔ایک پرہیزگار کو مرتے ہی جنت کا تحفہ مل جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

پ نے دیکھا کہ قبر میں مردے کے ساتھ کوئی بات نہیں کی جاتی بلکہ مرنے سے پہلے جب اس کی زندگی کا اختتام ہوتا ہے تو اس کو جنت اور جہنم کی خوشخبری سنا دی جاتی ہے

5 مرتے وقت ہم سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائیگا۔

اللہ تعالیٰ نے تین طرح کے لوگوں کو ظالم کہا جو قرآن پاک کے مقابلے پر وحی پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس طرح کی جھوٹی وحی کو ریجکٹ کر دیا۔کہ یہ وحی نہیں ہے۔۔جب فرشتے ان کو موت دینے آئیں گے۔تو کہیں گے۔ نکالو اپنی جانیں۔آج تمھیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔جو تم کہتے تھے۔اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ۔اور اس کی آیات کے بارے میں تکبر کرتے تھے۔اور ہمارے پاس اُسی طرح تنہا آ گئے۔جیسا کہ پہلی بار ہم نے تمھیں پیدا کیا تھا۔اور تمھارے ساتھ وہ سفارشی نہیں دیکھ رہے۔جنہیں تم خیال کرتے تھے۔کہ وہ تمھارے درمیان شریک ہیں۔بیشک تمھارے آپس کے تعلقات ٹوٹ گئے۔جو تم خیال کرتے تھے۔

سورہ انعام آیات 93 تا 94 پارہ 8

اور اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔یا کہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔اور جس نے کہا۔کہ میں بھی اس جیسا کلام پیش کر سکتا ہوں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔اور کاش آپ دیکھیں۔کہ جب یہ ظالم موت کی سختیوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔اور فرشتے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں۔نکالو اپنی جانیں۔آج تمھیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔جو تم کہتے تھے۔اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ۔اور اس کی آیات کے بارے میں تکبر کرتے تھے۔اور ہمارے پاس اُسی طرح تنہا آ گئے۔جیسا کہ پہلی بار ہم نے تمھیں پیدا کیا تھا۔اور تمھارے ساتھ وہ سفارشی نہیں دیکھ رہے۔جنہیں تم خیال کرتے تھے۔کہ وہ تمھارے درمیان شریک ہیں۔بیشک تمھارے آپس کے تعلقات ٹوٹ گئے۔جو تم خیال کرتے تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے قرآن پاک سے تین ایک جیسے ظالموں کو دیکھا۔پہلا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتا ہے۔دوسرا وہ ہے جو کہتا ہے کہ اُس پر وحی نازل ہوتی ہے۔حالانکہ اس پر وحی نازل نہیں ہوتی۔تیسرا کہے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے کلام کی طرح کلام پیش کر سکتا ہے۔یعنی قرآن پاک کے برابر کسی کلام کو کرے۔تو وہ ایسے ظالم ہیں۔کہ اُن پر موت سے پہلے ہی تکالیف کا آغاز شروع ہو جاتا ہے۔

خواتین وحضرات۔

اللہ تعالیٰ کی ان آیات کو مندرجہ ذیل مثال سے واضح کرنا چاہتی ہوں۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے لوگوں کو دکھایا۔ایسا خیال کریں کہ تین مرد ہیں۔تینوں مردوں کے پاس ایک ایک کتاب ہے۔پہلا اپنی کتاب پیش کرتا ہے۔جیسا کہ موت کا منظر کتاب ہے۔جس میں مصنف نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں۔یعنی وہ باتیں قرآن پاک میں موجود نہیں ہوتیں مگر وہ اللہ تعالیٰ کا نام لگاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔دوسرا مرد بھی ایک کتاب پیش کرتا ہے وہ کہتا ہے۔کہ میرے اوپر وحی نازل ہوئی ہے۔یہ اُس پر مبنی کتاب ہے۔ حالانکہ اُس پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔تیسرا انسان کوئی فرقہ پرست ہے۔وہ بھی ایک کتاب پیش کرتا ہے۔اُس میں اُس کے فرقے کی حدیثیں لکھی ہوئی ہیں۔وہ کہتا ہے۔کہ یہ قرآن پاک کے برابر ہیں۔یہ تینوں ایک جیسے گناہ میں مبتلا ہیں۔یہ تینوں ایک جیسے ظالم ہیں۔ اب جو لوگ اس طرح کی بات کریں گے۔وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے والے ہیں۔کہ ان کے پاس کوئی قرآن پاک کی طرح کی چیز موجود ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ تینوں نے ایک جیسی چیزیں ایجاد کیں۔جو قرآن پاک کے برابر سمجھیں گئیں۔اب مرتے ہی ان کا حشر شروع ہونے والا ہے۔

ہمارا المیہ یہ ہے۔کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو نظر انداز کر دیا ہے۔اور قرآن پاک کی جگہ یا اسکے برابر اپنے فرقوں کو کر لیا ہے۔یا قرآن پاک سے بھی بڑھا دیا ہے۔نعوذ باللہ میں نے خود ایک عالم کو یہ کہتے سُنا۔کہ ہم بخاری شریف کو قرآن پاک پر ترجیح دیتے ہیں۔ایسے فرقہ پرست نام نہاد عالم ان آیات میں اپنا حشر دیکھ لیں۔ہر فرقے والے اپنی حدیثوں کو ٹھیک اور دوسروں کی حدیثوں کو ناقابل عمل سمجھتے ہیں۔بلکہ دوسرے کو کافر سمجھتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ کا تمام فرقہ پرستوں کے نام قرآن پاک میں پیغام موجود ہے۔جو لوگ بھی حدیثوں کو قرآن پاک کے برابر سمجھتے ہیں۔وہ ظالم ہیں۔

6 مرتے وقت ہم سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائیگا۔

خواتین حضرات۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے۔ایک قسم ان لوگوں کی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے کوشش کرتے ہیں۔ان میں بچے اور عورتیں شامل ہیں۔ان کے لیے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے۔ جبکہ دوسری قسم ان لوگوں کی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے کوشش نہیں کرتے۔۔ان کو جب فرشتے وفات دینے آتے ہیں۔تو کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے۔وہ کہتے ہیں کہ ہم کمزور تھے۔فرشتے کہیں گے۔کیا اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع نہ تھی۔کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔بس یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے۔اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہوگا۔

البتہ وہ ضعیف مرد اور عورتیں اور بچے جو کوئی استطاعت نہیں رکھتے۔اور نہ راستوں سے واقف ہوں۔بس ایسے لوگوں کے لیے اُمید ہے۔کہ اُن لوگوں کو اللہ تعالیٰ معاف کر دے۔

اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور درگزر کرنے والا ہے۔

سورہ نساء آیات 95 تا 100 پارہ 5

وہ مومن برابر نہیں ان مومنوں کے جو گھر میں بیٹھ رہنے والے ہوں۔جنہیں کوئی معذوری نہیں ہے۔جو اپنے جان اور مال سے اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے جہاد کرتے ہیں۔اپنے جان اور مال سے جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے گھر میں بیٹھ رہنے والوں پر درجات میں فضیلت دی ہے۔اور ہر ایک سے ہی اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت دی ہے۔جو اُس کی طرف سے درجے ہیں اور بخشش اور رحمت ہے۔اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں۔ان کو فرشتے وفات دینے آتے ہیں۔تو کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے۔وہ کہتے ہیں کہ ہم کمزور تھے۔فرشتے کہیں گے۔کیا اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع نہ تھی۔کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔بس یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے۔اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہوگا۔

البتہ وہ ضعیف مرد اور عورتیں اور بچے جو کوئی استطاعت نہیں رکھتے۔اور نہ راستوں سے واقف ہوں۔بس ایسے لوگوں کے لیے اُمید ہے۔کہ اُن لوگوں کو اللہ تعالیٰ معاف کر دے۔

اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور درگزر کرنے والا ہے۔

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے ہجرت کر جائے وہ زمین میں بہت گنجائش اور کثیر وسعت پائے گا۔اور جو کوئی گھر سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف نکلے۔اور پھر اس کی موت آ جائے۔تو اس کا اجر اور ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین حضرات۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے مومن کے بارے میں فرما رہے ہیں۔ مومن کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔ایک قسم ان لوگوں کی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے کوشش کرتے ہیں۔اور دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو قرآن پاک کے لیے کوشش نہیں کرتے۔آج ہر طرف فرقہ پرستی نے لوگوں کی زندگی کو جہنم بنا رکھا ہے۔اور لوگ قرآن پاک سے مرتد ہو فرقوں پر قائم ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وہ مومن برابر نہیں۔وہ جو اپنے جان اور مال سے اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے جہاد کرتے ہیں۔اپنے جان اور مال سے جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے گھر میں بیٹھ رہنے والوں پر درجات میں فضیلت دی ہے۔اور ہر ایک سے ہی اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت دی ہے۔جو اُس کی طرف سے درجے ہیں . اور بخشش اور رحمت ہے۔اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

بے شک جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں۔ان کو فرشتے وفات دینے آتے ہیں۔تو کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے۔وہ کہتے ہیں کہ ہم کمزور تھے۔فرشتے کہیں گے۔کیا اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع نہ تھی۔کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔بس یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے۔اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہوگا۔

البتہ وہ ضعیف مرد اور عورتیں اور بچے جو کوئی استطاعت نہیں رکھتے۔اور نہ راستوں سے واقف ہوں۔بس ایسے لوگوں کے لیے اُمید ہے۔کہ اُن لوگوں کو اللہ تعالیٰ معاف کر دے۔

اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور درگزر کرنے والا ہے۔

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے ہجرت کر جائے وہ زمین میں بہت گنجائش اور کثیر وسعت پائے گا۔اور جو کوئی گھر سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف نکلے۔اور پھر اس کی موت آ جائے۔تو اس کا اجر اور ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کی خاطر جہاد کرنے والوں کا مقام دکھایا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔جو اپنے جان اور مال سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں۔ یعنی کوشش کرتے ہیں۔اپنے جان اور مال سے جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے گھر میں بیٹھ رہنے والوں پر درجات میں فضیلت دی ہے۔اور ہر ایک سے ہی اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت دی ہے۔

جو اُس کی طرف سے درجے ہیں اور بخشش اور رحمت ہے۔اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

بے شک جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں۔ان کو فرشتے وفات دینے آتے ہیں۔تو کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے۔وہ کہتے گے کہ ہم کمزور تھے۔فرشتے کہیں گے ۔کیا اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع نہ تھی۔کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔بس یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے۔اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہوگا۔

البتہ وہ ضعیف مرد اور عورتیں اور بچے جو کوئی استطاعت نہیں رکھتے۔اور نہ راستوں سے واقف ہوں۔بس ایسے لوگوں کے لیے اُمید ہے۔کہ اُن لوگوں کو اللہ تعالیٰ معاف کردے۔ اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور درگزر کرنے والا ہے۔

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے ہجرت کر جائے وہ زمین میں بہت گنجائش اور کثیر وسعت پائے گا۔اور جو کوئی گھر سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف نکلے۔اور پھر اس کی موت آجائے۔تو اس کا اجر اور ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ عورں پر بھی اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے جہاد کرنا فرض ہے۔اس کے لیے ضروری ہے۔ یعنی جہاد یہ ہے کہ ہم سب قرآن پاک کا علم حاصل کریں۔اس کے لیے ضروری ہے۔کہ ہم تعلیم یافتہ ہوں۔ سب سے پہلے تو یہ جہاد ہے۔پھر اس تعلیم کو لوگوں تک پہنچانا جہاد ہے۔،جس کے لیے سکول قائم کرنا جہاد ہے۔تعلیم ہوگی تو ہم قرآن پاک سے سچ اور جھوٹ میں فرق کر سکیں گے۔

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا سچا کلام ہے جسے رسول ﷺ نے قیامت تک آنے والے لوگوں تک پہنچایا۔قرآن پاک کے راستے میں رکاوٹ فرقہ پرست ہیں۔جو لوگوں کو قرآن پاک کی طرف آنے نہیں دیتے۔ایسے فرقہ پرستوں کے خلاف سب کو اُٹھ کھڑا ہونے کی ضروت ہے۔ تاکہ قرآن پاک کا سچ گھر گھر پہنچ سکے۔یاد رہے کہ فرقہ پرستوں کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہیں۔

حصہ دوم

کن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

ہمارا شمار کن لوگوں میں سے ہے۔جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا یا نہیں ہوگا۔

ہم وہ لوگ ہیں جو نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھتے ہیں. اور اللہ تعالی سے دعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت دے۔اُن لوگوں کے راستے کی۔ جن پر تیرا غضب نہیں ہوا تھا اور جو گمراہ نہیں تھے.

خواتین وحضرات.

یہ دعا ہم روزانہ ہر نماز میں ہر رکعت میں پڑھتے ہیں مگر ہم جانتے ہی نہیں کہ ہمارا شمار کن لوگوں میں ہے ان لوگوں میں سے جن پر اللہ تعالی کا غضب نہیں ہوا تھا یا وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالی کا غضب ہوا تھا. آج ہم قرآن پاک میں دیکھیں گے کہ ہمارا شمار کن لوگوں میں ہوتا ہے. یعنی اللہ تعالی کے نزدیک ہمارا شمار کن لوگوں میں ہوتا ہے

خواتین وحضرات.

فرقہ پرستوں کے بارے میں بتانا اس لیے ضروری ہے۔کہ یہ رسول ﷺ کی امت ہونے کا دعویٰ کرتی ہے مگر در پردہ احادیث کے زریعے قرآن پاک کے سچ کو جھٹلاتے ہیں۔ ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب مختلف طریقوں سے آئیگا۔یہ وہ لوگ ہیں۔جو قرآن پاک کے سچ کو اپنے اپنے فرقوں کے اماموں کی دی ہوئی احادیث سے جھٹلاتے ہیں۔اس طرح وہ قرآن پاک کے سچ کو نہیں مانتے۔ان لوگوں کے وکیل رسول ﷺ ہرگز نہیں۔ان کو جلد ہی یعنی قیامت والے دن پتہ چل جائے گا۔

سورہ انعام آیات 65 تا 67 پارہ نمبر 7

آپ ﷺ کہہ دو۔کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔یا تمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھادے۔دیکھئے ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں، تا کہ وہ سمجھ جائیں۔اور آپ کی قوم نے اس قرآن کو جھٹلا دیا۔ حالانکہ وہ سچ ہے۔آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔یا تمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھادے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں، تا کہ وہ سمجھ جائیں۔اور آپ کی قوم نے اسے قرآن کو جھٹلا دیا۔حالانکہ وہ سچ ہے۔آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرستی اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔جو قرآن پاک کو جھٹلانے کی وجہ سے ہم پر آیا ہے۔کیونکہ قرآن پاک نے فرقے بنانے سے منع کیا تھا۔جبکہ فرقہ پرست قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلا کر فرقوں پر قائم ہیں۔رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔میں تم پر وکیل نہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرستوں نے قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلا کر امیدیں لگا رکھی ہیں۔کہ رسول ﷺ ہمیں بخشوائیں گے۔رسول ﷺ فرمارہیں ہیں کہ میں تم پر وکیل نہیں۔کیونکہ رسول ﷺ تو قرآن پاک لے کر آئے ہیں۔جسے فرقہ پرستوں نے جھٹلا دیا ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔یعنی قیامت والے دن سب جان لوگے۔

اللہ تعالیٰ سورہ انعام آیت 159 پارہ نمبر 8 میں فرماتے ہیں بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ بے شک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ فرقہ بنانے والوں سے نبی ﷺ کا کوئی تعلق نہیں ہے جب اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والوں سے رسول ﷺ کا تعلق ختم کر دیا تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے بعد یہ نافرمانی یعنی کفر کس طرح سے جاری وساری ہے ۔اس کا مطلب ہے کہ فرقہ پرست قرآن پاک سے مرتد ہو چکے ہیں ۔کیونکہ میرے آج کے موضوع والی آیات میں آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح فرقہ پرستوں کو مرتد کہتے ہیں ۔کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔مزے کہ بات یہ ہے ۔کہ ان فرقہ پرستوں کا اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے تعلق بھی ختم کر دیا ہے ۔مگر یہ اندھوں اور بہروں کی طرح اپنے اپنے نام نہاد مفسروں کے دیے ہوئے راستے پر سختی سے قائم ہیں ۔کیونکہ سارا قرآن ان کو مرتد کہتا ہے ۔اور یہ اُسے مرتد کہتے ہیں ۔جو ان کا نام نہاد مفسر بتائے ۔ان کو یہ قتل کرنے کا حکم جاری کرتے ہیں ۔حالانکہ قرآن پاک کے مطابق یہ خود مرتد ہیں ۔اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے مطابق تمام فرقہ پرست مرتد ہیں ۔لیکن مرتد کی سزا موت ہرگز نہیں ہے ۔بلکہ قرآن پاک میں رسول ﷺ کا اعلان ہے ۔سورہ الالکافرون میں اعلان ہے ۔کہ ہمارے لیے ہمارا دین اور تمھارے لیے تمھارا دین۔

خواتین وحضرات!

جو کوئی اللہ تعالیٰ کے سوا ان نام نہاد مفسروں کو اپنا معبود سمجھتا ہے ۔وہ اللہ تعالیٰ سے پھر گیا ہے یعنی مرتد ہو گیا ہے ۔قرآن سے مرتد ہو گیا رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہو گیا ہے ۔تو اسی بات کے لیے قیامت کا دن یعنی دین کا دن مقرر ہے ۔جس دن اللہ تعالیٰ دین کے بارے میں اپنا فیصلہ سنائے گا۔

سب لوگ فرقوں پر ہیں اور سب بہت خوش اور مطمئن ہیں کہ ہمارا فرقہ ہی صحیح ہے اور سچا ہے لہٰذا ہم جنت کے امیدوار ہیں اگر کسی کو قرآن پاک سے بتایا جائے کہ آئیں دیکھیں اس کے بارے میں قرآن کیا کہتا ہے تو ان پر پھر فرقہ واریت غالب آجاتی ہے اور اس کا جواب دیتے ہیں کہ 73 فرقے ہونگے اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا لہٰذا جس فرقے پر ہم ہیں وہ صحیح ہے اور اس کے حق میں دلائل دیتے ہیں ۔ان لوگوں کا فارمولہ ہوتا ہے کہ ہم قرآن اور حدیث کو ساتھ ملا کر عمل کرتے ہیں اور یہ لوگ اپنے فرقے والوں کو صحیح اور ٹھیک مانتے ہیں اور دوسرے فرقوں کی حدیثوں کو بلکل نہیں مانتے بلکہ ان احادیث پر عمل کرنے والے کو کافر سمجھتے ہیں ان کے پیچھے ان کی نماز نہیں ہوتی اور ان کے جنازوں میں شرکت کرنے سے ان کے نکاح ٹوٹ جاتے ہیں پھر یہ متعلقہ فرقے والے سے اپنا نکاح دوبارہ کرواتے ہیں ۔یہ ہے ایک دوسرے کے فرقے سے نفرت کی انتہا اور یہ نفرت کی فضا قتل وخون کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور اس نفرت کی فضا کو قائم رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے اور اسی نفرت کی انتہا میں دوسروں کی حدیثوں کو بلکل نہیں مانتے اس کے لئے میں مثال دینا چاہوں گی مثلاً 73 فرقے ہیں ۔ایک فرقے پر میں ہوں باقی رہ گئے 72 فرقے اب میں جس فرقے پر ہوں جن احادیث پر عمل کرنے والی ہوں وہی سچ اور جائز ہیں باقی 72 فرقے میری نظر میں گمراہ ہیں اور ان کی احادیث بھی نا قابل اعتبار اور نا قابل عمل ہیں اور صرف میرے فرقے والی احادیث ٹھیک ہیں۔

ہر کوئی اپنے باپ دادا کے فرقے کو ٹھیک سمجھتے ہیں اور یہ بات اس طرح ہپناٹائز کر دی جاتی ہے کہ وہ اس معاملے میں سنجیدگی سے سوچنا گوارہ نہیں کرتے سوال ہے؟ کیا میں صرف اپنے فرقے کی احادیث کو صحیح مانوں گی اور 72 فرقوں کی احادیث کو غلط مانوں گی تو کیا یہ میرا اسلام لانے کا فامولہ ہوگا کیا اس صورت میں گناہ گار نہیں ہوں گی کیا میں 73 فرقوں کی تعلیمات حاصل کر کے ان پر عمل کر سکتی ہوں ایسا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔صرف سوچ یہ ہے کہ میرا فرقہ صحیح ہے اور دوسرے 72 فرقے غلط ہیں ۔ایک حساس انسان کبھی نہ کبھی یہ ضرور سوچتا ہے کہ کہیں نہ کہیں گڑبڑ ضرور ہے جو سب ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی ہدایت والی نصیحت والی سچی کتاب جو قیامت تک سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی ہے ۔وہ موجود ہے۔

کیا لوگ اپنے اختلاف قرآن پاک سے دور کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ قرآن پاک کو رسول ﷺ پر اس لئے نازل کیا گیا ہے تا کہ آپ ﷺ ان لوگوں کے اختلافات قرآن پاک سے واضح کر دیں ۔یعنی ان اختلافات کی حقیقت ان پر کھول دیں ۔جس میں یہ پڑے ہوئے ہیں ۔اور یہ کتاب ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

سورہ النحل۔آیات 63 تا 64۔پارہ 14

اللہ کی قسم بیشک آپ ﷺ سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں ۔پھر شیطان نے اُن کے اعمال انہیں خوبصورت بنا کر دکھائے ۔پس وہی شیطان آج بھی لوگوں کا ولی بنا ہوا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ۔اور ہم نے آپ ﷺ پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے ۔تا کہ آپ ان پر واضح کر دیں ۔جس بات میں

انہوں نے ختلاف کیا۔اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ قرآن پاک کو اس لئے نازل کیا گیا ہے تا کہ آپ ﷺ ان لوگوں کے اختلافات قرآن پاک سے واضح کر دیں۔یعنی ان اختلافات کی حقیقت ان پر کھول دیں۔جس میں یہ پڑے ہوئے ہیں۔اور یہ کتاب ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

مگر فرقہ پرست اس کے سچ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔یعنی نام نہاد مفسروں کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔

خواتین وحضرات!

کیا یہ انسان کی عادت ہے۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنالیتا ہے۔حالانکہ یہ قرآن پاک لوگوں کے اختلافات دور کرنے کے لئے آیا ہے۔لوگوں کے اختلافات کی حقیقت کیا ہے۔ان پر کھولنے کے لیے آیا ہے۔مگر لوگوں نے ہمیشہ سے ہی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو ولی بنایا ہوا ہے اور اس طرح یہ لوگ دردناک عذاب کے مستحق بن چکے ہیں۔

سورہ النحل آیت 44 کا دوسرا حصہ پارہ 14

اور ہم نے آپ ﷺ کی طرف نصیحت (قران) نازل کیا ہے۔تا کہ آپ ﷺ لوگوں کو وضاحت سے بتا دیں جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔اس لیے کہ وہ اس میں غور وفکر کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کی طرف نصیحت (قران) نازل کیا ہے۔تا کہ آپ لوگوں کو واضح طور پر بتادیں جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔اس لیے کہ وہ اس میں غور وفکر کریں۔

خواتین وحضرات!

رسول ﷺ نے ہمیں وضاحت سے قرآن پاک پہنچا دیا ہے۔کیا ہم اس میں غور وفکر کرتے ہیں۔ہم کب اس میں غور وفکر کریں گے۔

سورہ انبیاء آیت 10 پارہ 17

بیشک ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی ہے۔جس میں تمہارے لیے نصیحت ہے۔پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔بیشک ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی ہے۔جس میں تمہارے لیے نصیحت ہے۔پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک ہماری طرف نازل ہوا ہے۔قرآن پاک میں ہمارے لیے نصیحت ہے۔اس بات کی ہمیں کس دن سمجھ آئے گی۔کس دن عقل آئے گی۔

سورہ اعلیٰ۔آیات 9 تا 15۔پارہ 30

پس آپ ﷺ نصیحت کیجئے اگر نصیحت نفع دے۔جو ڈرتا ہے وہ تو نصیحت قبول کرے گا اور اس سے وہی دور رہے گا۔جو بڑا بدنصیب ہے۔جو بہت بڑی آگ میں داخل کیا جائے گا پھر وہاں نہ جیے گا نہ مرے گا۔بیشک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور اپنے رب کا نام یاد کیا اور نماز پڑھتا رہا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ تو قرآن کو قبول کرلے گا اور جو بڑا بدنصیب ہے وہ اس سے دور رہے گا اور آگ میں داخل کیا جائے گا۔بلاشبہ وہی کامیاب ہوا جو پاک ہوا یعنی جس نے نصیحت قبول کی قرآن پاک کو قبول کیا اور اپنی اصلاح کی وہی کامیاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ہم نے اپنی اصلاح قرآن پاک سے کرنی ہے قرآن پاک سے اصلاح کر کے خود کو پاک کرنا ہے جیسے اللہ تعالیٰ سورہ آل عمران کی آیت 164 پارہ 4 میں فرماتے ہیں کہ:''یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ جب انہیں میں سے رسول ﷺ بھیجا جو انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور

ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم نے خود کو قرآن پاک کے ذریعے پاک نہ کیا تو ہم بھی گمراہ ہی ہیں۔

ان آیات میں مسلم بننے کا طریقہ ہے۔اس طریقے پر رسول ﷺ مسلم بنے۔یعنی اسلام لائے۔اور ہمیں بھی یہ طریقہ سکھایا۔

اب جو قیامت تک رسول ﷺ کے اس طریقے پر ایمان نہیں لائیگا۔ بلکہ کسی اور طریقے سے مسلم بننے کی کوشش کریگا۔ وہ مرتد ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ضد میں کھڑا ہے۔اس کے حساب کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

سورہ البقرہ۔آیات 135 تا 137 پارہ 1

وہ کہتے ہیں کہ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے آپ ﷺ کہہ دو نہیں بلکہ ابراہیمؑ کی ملت جو یکسو تھی اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی

آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو نازل کی گئیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور ان کی اولاد پر اور جو دی گئیں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئیں ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اُسی کے مسلم ہیں۔ پھر اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح آپ ﷺ اس پر لائے ہیں۔ تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر جائیں تو پھر وہ ضد میں پڑ گئے ہیں۔سو کافی ہے ان کے مقابلے کے لیے تمہارا اللہ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ یہودی یا نصرانی بننے کا کہیں کہ اس طرح ہدایت مل جائے گی۔ایسے تمام لوگوں کو آپ ﷺ کہہ دیں کہ نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت جو یکسو یعنی حنیفاً تھی اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔

اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ سے کہہ رہے ہیں کہ اس طرح کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

اور جو کتابیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کو دی گئیں ہم ان تمام کتابوں کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اُسی کے مسلم ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں جس طرح آپ ﷺ نے یہ بات زبان سے کہی ہے اگر دوسرے لوگ اس طرح کہیں تو انہوں نے بھی ہدایت حاصل کر لی۔

اور اگر وہ اس طرح مسلم نہ بنیں اور اس طریقے سے پھر جائیں۔تو درحقیقت وہ ضد میں پڑ گئے ہیں ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔ان آیات میں مسلم بننے کا طریقہ موجود ہے۔کیا ہم اس طریقے پر ایمان لاتے ہیں۔

آج ہمیں کوئی کہے۔کہ سنی بن جاؤ یا شیعہ بن جاؤ۔بریلوی بن جاؤ۔یا کسی بھی فرقے کی آفر کرے۔تو ایسے لوگوں کو ہمارا وہی جواب ہے۔جو رسول ﷺ کا جواب تھا۔ہرگز نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت جو حنیفاً یعنی یکسو تھے اور وہ مشرک نہ تھے۔یہ طرزِ عمل تمام رسولوں کا تھا۔ان آیات میں ہمیں مسلم بننے کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔اور جو اس طریقے پر مسلم نہیں بنتا۔یعنی ایمان نہیں لاتا وہ مرتد ہے۔اور تمام فرقہ پرست اس طرح اسلام نہیں لاتے۔ایمان نہیں لاتے۔بلکہ وہ کلمے کے ذریعے مسلم بنتے ہیں۔اور اس طریقے سے پھر چکے ہیں۔مرتد ہو چکے ہیں۔

جو اسلام کے سوا کوئی اور دین اختیار کرے گا۔اس سے ہرگز وہ قبول نہیں کیا جائے گا۔اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔

سورہ آلِ عمران۔آیات 83 تا 85۔پارہ 3

پھر کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا چاہتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں چاروناچار اللہ تعالیٰ ہی کی فرمابردار ہیں اور اُسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔

آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور جو ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اوران کی اولاد کی طرف نازل کی گئیں تھیں اور جو موسیٰؑ عیسیٰؑ کو دی گئیں اور دوسرے پیغمبروں کو دی گئیں تھیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اُسی کے مسلم ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے ہی فرمابردار ہیں۔اور جو کوئی اسلام کے سوا اور دین اختیار کرنا چاہے گا۔اُس سے وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اوپر والی آیات یعنی حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ دہرایا جا رہا ہے کہ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین یعنی اسلام چھوڑ کر کسی اور دین کی اطاعت کرنا

چاہتے ہیں حالانکہ زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سب کو پلٹنا ہے آپ ﷺ کہہ دیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور قرآن پر ایمان لائے اور جو دوسرے رسولوں کو کتابیں دیں گئیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور طریقہ اختیار کرے گا تو اس سے وہ طریقہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا

خواتین وحضرآت!

کیا ہم اس طریقے پر ایمان لاتے ہیں۔آپ نے دیکھا کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی اسلام ہمارا دین ہے۔اور فرقہ پرستی ہمارا دین نہیں ہے۔اگر کوئی فرقہ بنائے گا۔تو وہ اسلام سے نکل جائیگا۔جسے اللہ تعالیٰ ہرگز قبول نہیں کریں گے۔اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔

ایمان سمجھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مریم ﷺ اور فرعون کی بیوی کی مثال دی۔کیا ہم اس مثال کے مطابق ایمان لاتے ہیں۔

- سورہ تحریم آیات 10 تا 12 پارہ 28

اللہ تعالی کافروں کے لیے نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے۔وہ دونوں ہمارے بندوں یعنی غلاموں میں سے دو صالح غلاموں کے نکاح میں تھیں۔مگر انہوں نے ان سے خیانت کی۔پھر اللہ تعالی کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہ آیا۔اور ان عورتوں کو حکم ہوا۔کہ تم دونوں دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔اسطرح اللہ تعالی ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال دیتا ہے۔جب اس نے دعا کی اے میرے رب میرے لیے جنت میں اپنے پاس ایک گھر بنا دے۔اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے بچالے۔اور مجھے ان ظالموں لوگوں سے نجات دے دے اور دوسری مثال مریمؑ بنت عمران کی ہے۔جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی۔اس نے اپنے رب کی باتوں کو اور ان کتابوں کو سچا مانا یعنی تصدیق کی۔اور وہ فرمابرداروں میں سے تھیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ کافروں یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے کی مثال دینے کے لیے اللہ تعالی نے دو عورتوں کو منتخب کیا۔دونوں پیغمبروں کی بیویاں تھیں۔مگر یہ رفاقت اللہ تعالی کی نافرمانیوں کے مقابلے کی وجہ سے ان کے کسی کام نہ آسکی۔اور دونوں جہنم میں جائیں گی۔کیونکہ اللہ تعالی کی کتابوں اور باتوں کی نافرمان تھیں۔یعنی کافر تھی یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمان تھیں۔اور خیانت کرنے والی تھیں۔ یعنی اصلی پیغام میں ملاوٹ کرتی تھیں۔اللہ تعالی نے ایمان والوں کو فرعون کی بیوی اور حضرت مریمؑ کی مثال دی۔ایمان کا مطلب ہے۔اللہ تعالی کی باتوں کو سچ سمجھنا اور ان کی اطاعت کرنا۔حضرت آسیہ بھی ایمان والی تھی۔تورات کو سچ مانتی اور اس کی اطاعت کرنے والی تھی۔اور پہلے آنے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی۔ اور حضرت مریم بھی ایمان والی تھی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام انجیل کو سچ ماننے والی تھی۔اور اسکی اطاعت کرنے والی تھی۔اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی۔اور وہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداروں میں سے تھیں۔

- سورہ فتح آیات 28 تا 29 کا پہلا حصہ پارہ 26

وہی تو ہے۔جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے۔اور اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

خواتین وحضرات!

رسول کا مطلب ہے پیغام پہنچانے والا

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔۔جس نے اپنے پیغام پہنچانے والے کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کردے۔اور اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچانے والے ہیں۔یعنی قرآن پاک پہنچانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور محمد ﷺ تو صرف ایک رسول ہیں یعنی ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔

سورہ آل عمرآن آیات 144 پارہ 4

اور محمد ﷺ تو صرف ایک رسول ہیں یعنی ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔آپ ﷺ سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر آپ ﷺ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیے جائیں۔تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔اور جو کوئی الٹے پاؤں پھر جائے گا۔وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ محمد ﷺ تو صرف ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔آپ ﷺ سے پہلے بھی کئی پیغام پہنچانے والے گزر چکے ہیں ۔ پھر کیا اگر آپ ﷺ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیے جائیں۔تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔یعنی مرتد ہو جاؤ گے۔اور جو کوئی مرتد ہو جائے گا۔وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکےگا۔اور جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام پر شکر کرنے والے ہوں گے۔تو اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

خواتین وحضرات!

رسول ﷺ نے ہم تک قرآن پہنچایا۔اگر لوگ قرآن سے مرتد ہو جائیں۔وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گے۔اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔ یعنی جو قرآن پاک کو قبول کریں گے۔ان کو بہت جلد بدلہ ملے گا۔

رسول ﷺ نے ہمیں اور قیامت تک آنے والے لوگوں کو قرآن پاک کے زریعے یکساں یعنی ایک جیسا اگاہ کر دیا ہے

ر سورہ انبیاء آیات 105 تا 109 پارہ 17

اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔پھر تم کیا مسلم بنتے ہو ۔پھر اگر وہ پھر جائیں۔تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کر دیا ہے۔اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔پھر رسول ﷺ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام

ہے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔پھر اس کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔آپ ﷺ فرماتے ہیں۔کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔پھر تم کیا مسلم بنتے ہو ۔یعنی پھر تم کیا اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہو۔پھر اگر لوگ پھر جائیں۔یعنی مرتد ہو جائیں۔تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم سب کو برابر آگاہ کر دیا ہے۔اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

سورہ ال عمرآن آیات 60 تا 64 پارہ 3

یہ (قرآن) تمھارے رب کی طرف سچ ہے۔پس آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔پس آپ کے پاس علم آجانے کے بعد بھی لوگ اس کے بارے میں آپ ﷺ سے جھگڑیں۔تو کہہ دو کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں۔تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں۔تم اپنی عورتوں کو بلاؤ۔اور ہم خود بھی موجود رہیں اور تم بھی موجود رہو۔پھر اللہ تعالیٰ سے التجا کریں۔اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔بے شک یہی بیان سچا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔اور بے شک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔پھر اگر وہ پھر جائیں۔تو بے شک اللہ تعالیٰ فسادیوں کو جانتا ہے۔کہہ دو اے کتاب والو۔ایک بات کی طرف آؤ۔جو تمھارے اور ہمارے درمیان یکساں ہے۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کی سوا کسی

کی بندگی یعنی غلامی نہ کریں۔اور نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا رب بنائیں۔اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں۔پھر اگر وہ پھر جائیں۔تو کہہ دیں۔کہ گواہ رہو۔کہ بے شک ہم تو مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں رسول ﷺ کی گواہی قیامت تک آنے والے دنیا بھر کے اُن لوگوں کے نام موجود ہے۔جو قرآن پاک کے علم میں شک کرتے ہیں۔اور قرآن پاک سے پھر کر فرقے بنا لیتے ہیں۔رسول ﷺ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے اور اُسی ایک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔اگر لوگ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری سے پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں۔تو ایسے تمام لوگوں کے نام رسول ﷺ کا پیغام اور گواہی موجود ہے۔کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔

خواتین وحضرات

کتاب قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔ہم بھی کتاب والے ہیں۔یعنی قرآن پاک کا دعویٰ کرنے والے لوگ ہیں۔لہذا ہم بھی کتاب والے ہوئے۔قرآن پاک کی تعلیمات دنیا بھر کے تمام کتاب والوں اور بغیر کتاب والوں سب کے لیے ہیں۔ہماری بدقسمتی ہے۔کہ ہم خود کو کتاب والا نہیں سمجھتے۔اگر کتاب والا سمجھتے۔تو کیا ہر طرف اس طرح کی فرقہ واریت ہوتی۔اس طرح کفر اور شرک ہوتا۔کتاب قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔اے کتاب والو۔یعنی اے قرآن والو۔یاد رہے کہ قرآن پاک قیامت تک آنے والے تمام جہانوں کے لیے آیا ہے۔چاہے وہ نام نہاد مسلم ہوں یا غیر مسلم۔

۔آئیں قرآن پاک سے مرتد بننے کا طریقہ دیکھتے ہیں۔

سورہ آل عمران آیت 149 پارہ 4

اے ایمان والو اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے۔جنہوں نے کفر یعنی نافرمانی کی ہے۔تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

خواتین وحضرات

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی نافرمانی کی ہے یعنی فرقے بنائے ہیں تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔یعنی تمھیں دوبارہ کافر بنا دیں گے۔پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

لوگوں نے قرآن پاک کا کفر یعنی نافرمانی کیوں کی۔۔۔۔۔

سورہ بقرہ۔آیات 87 تا 89۔پارہ نمبر 1

ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اس کے بعد کئی رسول بھیجے اور عیسیٰ ابن مریم کو واضح دلائل دے کر بھیجا اور روح پاک یعنی انجیل سے اس کی مدد کی۔پھر جب بھی کوئی رسول تمہاری خواہشات نفس کے خلاف کوئی حکم لے کر تمہارے پاس آیا تو تم نے تکبر کیا ایک جماعت کو جھٹلا دیا اور ایک گروہ کو قتل کر ڈالا وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں نہیں بلکہ لعنت بھیج دی ہے ان پر اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کی وجہ سے پس وہ کم ہی ایمان لاتے ہیں اور جب ان کے پاس ایک کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آ گئی ہے۔جو ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو ان کے پاس موجود تھی اور اس سے پہلے وہ دعائیں مانگا کرتے تھے کافروں پر فتح کی۔پھر جب وہ قرآن آ گیا جسے وہ پہچان بھی گئے تو انہوں نے اس کا کفر کر دیا خدا کی لعنت ہو کفر کرنے والوں پر۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا رویہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ دکھایا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والوں پر لعنت بھیج دی ہے۔نہ سمجھنے والے دلوں والے لوگ یعنی ایسے لوگ جن کو قرآن پاک میں نہ کچھ نظر آتا ہے اور نہ وہ سنتے ہیں لہذا ان کے دل نہیں بدلتے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر لعنت بھیج رہے ہیں ان کے انکار کی وجہ سے کہ وہ کم ہی اسے مانتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی کتاب کے ساتھ ان کا کیا برتاؤ ہے اس کے باوجود کہ یہ کتاب یعنی قرآن پہلی کتابوں کی تصدیق بھی کرتا ہے جب قرآن نہیں آیا تھا تو اس وقت لوگ جو تورات اور انجیل

والے فرقوں میں بٹے ہوئے لوگ تھے وہ دعائیں مانگا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب آجائے وہ اسے مانیں گے اور اطرح وہ کافروں یعنی دوسرے جھوٹے فرقوں پر فتح پالیں گے یعنی مختلف فرقوں میں بٹے ہوئے لوگوں پر فتح حاصل کرلیں گے۔ مگر جب ان کے پاس قرآن آگیا اور انہوں نے اسے پہچان بھی لیا تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کردیا لعنت ہو کفر کرنیوالوں پر اللہ تعالیٰ کی۔

خواتین وحضرات!

اس انکار کی وجہ یہ تھی کہ جب بھی کوئی کوئی رسول یعنی کتاب لاتا ہے اللہ تعالیٰ کا پیغام لاتا ہے وہ لوگوں کی خواہش کے مطابق نہیں ہوتا۔ تو لوگ اسے جھٹلا دیتے ہیں یا اس کے مقابلے میں سرکشی اختیار کرتے ہیں اب دیکھیں کہ حضرت عیسیٰ کے پاس سب سے زیادہ معجزے تھے اور روح پاک یعنی انجیل سے بھی مدد کی

خواتین وحضرات

اللہ کی کتاب کو کس طرح روح کہا جاتا ہے اس کیلئے سورہ شوریٰ کی دو آیات 51 و 52 دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو معجزے اور انجیل دے کر اس کی مدد کی مگر لوگوں کے کیا رنگ ڈھنگ ہیں کہ جب رسول ان کی خواہش کے خلاف کوئی چیز لاتا ہے یعنی کتاب تو یہ اسے جھٹلا دیتے ہیں یا نبی ہی قتل کردیے گئے۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے چونکہ قرآن پاک لوگوں کی خواہش نفس کے مطابق نہیں ہے لہذا لوگوں نے قرآن پاک کو چھوڑ کر اپنی اپنی پسند کے فرقوں میں شمولیت اختیار کرلی اور ہم سب کے دل قرآن پاک کی طرف سے غلافوں میں ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرقہ پرستوں پر لعنت ڈال رکھی ہے اور ہم فرقوں میں تقسیم ہو چکے ہیں اور ہم پر عذاب در عذاب آرہے ہیں مگر قرآن کی طرف نہیں جاتے شاید قیامت کا انتظار کررہے ہیں۔ ایک بہت بڑے عذاب کا انتظار جس سے پھر نجات کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوگی سوائے اس طرح کے پچھتاوے کے جو انسان سورہ انعام آیت 27 پارہ نمبر 7 میں کرتا ہے آپ دیکھیں گے کہ جب وہ دوزخ کے کنارے کھڑے کیے جائیں گے اس وقت وہ کہیں گے کاش ایسی صورت ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج دے تو ہم تیری آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں گے اور اسے ماننے والوں میں سے ہوجائیں گے۔

لوگ غضب پر غضب کے مستحق اس لیے ہوگئے ۔ کہ انہیں یہ پسند نہیں آیا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ پر قرآن پاک کیوں کیا۔

سورہ البقرہ آیات 89 تا 91 پارہ نمبر 1

اور جب ان کے پاس ایک کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آگئی ہے۔ جو ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو ان کے پاس موجود تھی اور اس سے پہلے وہ دعائیں مانگا کرتے تھے کافروں پر فتح کی۔ پھر جب وہ قرآن آگیا جسے وہ پہچان بھی گئے تو انہوں نے اس کا کفر کردیا خدا کی لعنت ہو کافروں پر۔

بری چیز ہے جس کی خاطر انہوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا۔ کہ کفر کرتے ہیں۔ اسکا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے یعنی غلام پر یعنی رسول ﷺ پر نازل کی۔ وہ محض اس حسد کی بنا پر کہ اللہ نے اپنے فضل سے اپنے جس غلام کو خود چاہا۔ اس پر نازل کردیا۔ لہٰذا اب یہ اللہ کے غضب پر غضب کے مستحق ہوگئے ہیں۔ اور کافروں کے لیے ذلت کا عذاب ہوگا۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے۔ کہ اللہ نے جو کتاب اتاری ہے۔ اس پر ایمان لاؤ۔ تو کہتے ہیں۔ ہم تو اسی پر ایمان لاتے ہیں۔ جو ہم پر نازل ہوئی تھی۔ اور جو کچھ اس کے کے علاوہ ہے۔ اسے وہ نہیں مانتے۔ حالانکہ وہ قرآن برحق ہے۔ جو اس کی تصدیق کرتا ہے۔ جو ان کے پاس ہے۔ کہہ دو کہ اگر تم اپنی ہی کتاب پر ایمان لانے والے تھے۔ تو اس سے پیشتر اللہ کے نبیوں کو کیوں قتل کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

ذرا غور کریں اور دیکھیں۔ کہ آپ ﷺ کے زمانے کے لوگ رسول ﷺ سے حسد کی وجہ سے قرآن پاک کو نہیں مانتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کے لیے غضب پر غضب ہے۔

خواتین وحضرات!

کیا نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست قرآن پاک کو مانتے ہیں۔ یا اسے رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں جھٹلا رکھا ہے۔ ان پر بھی غضب پر غضب ہوگا۔ کیونکہ انہوں نے بھی قرآن پاک کو قبول نہ کیا اور انہوں نے وہی کچھ کیا ہے۔ فرقہ پرستوں کو بھی قرآن پاک کی طرف بلایا جائے تو یہ کہہ کر ٹال دیتے ہے۔ کہ وہ اپنے جس فرقے پر ہیں وہ رسول ﷺ کی اطاعت کررہے ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ حالانکہ انہوں نے رسول ﷺ کی اطاعت کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔ اور اندھوں کی طرح قرآن پڑھ رہے ہیں۔ قرآن پاک کو چھوڑ کر اپنے فرقوں کی اطاعت کررہے ہیں۔

جولوگ قرآن اور قرآن پاک سے پہلی کتابوں پر ایمان نہیں لائیں گے۔ان پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا حکم ہونے والا ہے۔

سورہ نساء۔آیات 47 تا 50۔پارہ 5

اے لوگو جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ایمان لاؤ۔ جو کتاب ہم نے نازل کی ہے جو ان سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے۔اس سے پہلے ایمان لے آؤ کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ کر تمہاری پشت کی طرف پھیر دیں یا ان پر لعنت بھیج دیں۔جس طرح ہم نے اصحاب سبت پر لعنت بھیج دی تھی۔اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہونے والا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں کرے گا۔کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹہرایا جائے اور اس کے سوا جو گناہ وہ چاہے گا وہ معاف کردے گا۔اور جس نے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹہرا لیا۔اُس نے بہت بڑا جھوٹ بنالیا۔کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو پاک سمجھتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے پاک کرے۔کسی پر دھاگے برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ دیکھیے کس طرح اللہ تعالیٰ پر یہ لوگ جھوٹ بنا رہے ہیں۔اور واضح گناہ ہونے کے لیے تو یہی کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پر ایمان لانے کی بات ہمارے ساتھ کر رہے ہیں۔اور تمام کتاب والوں سے بھی کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب ہے قرآن کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا یعنی اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ایمان لاؤ یعنی! قرآن پاک کے سچ کو مان لو اور اس کی اطاعت کرو

جو ان سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے۔اس سے پہلے ایمان لے آؤ کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ کر تمہاری پشت کی طرف پھیر دیں یا تم پر اس طرح لعنت بھیج دیں۔جس طرح ہم نے اصحاب سبت پر لعنت بھیج دی تھی اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہونے والا ہے۔

اس سے پہلے کہ میرا تم پر عذاب آجائے یا تم پر اس طرح لعنت بھیج دوں۔جس طرح ہم نے اصحاب سبت پر لعنت بھیج دی تھی۔اور میں تمہارے منہ الٹے پھیر کر پشت کی طرف کردوں یا اس طرح کا عذاب دوں جس طرح سبت والوں کو بندر اور سور بنادیا گیا تھا۔

ان کے چہرے بدل دیے گئے اسی طرح تمہارے منہ الٹے پھیر دوں گا اس سے پہلے قرآن پر ایمان لے آؤ یعنی قرآن کو سچ مان لو اور اس کی اطاعت کرو۔بے شک اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں کرے گا۔کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹہرایا جائے اور اس کے سوا جو گناہ وہ چاہے گا وہ معاف کردے گا۔اور جس نے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹہرا لیا۔اُس نے بہت بڑا جھوٹ بنالیا۔

کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو پاک سمجھتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے پاک کرے۔کسی پر دھاگے برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔دیکھیے کس طرح اللہ تعالیٰ پر یہ لوگ جھوٹ بنا رہے ہیں۔اور واضح گناہ ہونے کے لیے تو یہی کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرستوں نے نام نہاد مفسر کو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کے برابر جگہ دے رکھی ہے۔ساری توجہ نام نہاد مفسر کو دی جاتی ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں۔رسول ﷺ تو ہمارے پاس قرآن پاک لائے ہیں۔فرقہ پرست خود کو بڑا پاک سمجھتے ہیں۔حالانکہ ان کو پاک کے مطلب کا بھی نہیں پتہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو پاک سمجھتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے پاک کرے۔کسی پر دھاگے برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ دیکھیے کس طرح اللہ تعالیٰ پر یہ لوگ جھوٹ بنا رہے ہیں۔اور واضح گناہ ہونے کے لیے تو یہی کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

ان فرقہ پرستوں نے پاک کے مطلب کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں ہے ۔ان کے بارے میں ہی بات ہو رہی ہے۔جو ہر وقت جنت اور جہنم کی پرچیاں تقسیم کرتے ہیں۔حالانکہ یہ وہ لوگ ہیں۔جو پاک نہیں ہیں۔یعنی انہوں نے قرآن پاک سے اپنی اصلاح نہیں کی۔اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور پرہیزگاری کو قرآن پاک سے نہیں سمجھا۔یعنی ناپاک لوگ ہیں۔رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کے زریعے پاک نہیں ہوئے۔پاک ہونا کسے کہتے ہیں۔اس کی مکمل تفصیل کے لیے میری کتاب دیکھیں۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو پاک سمجھتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے پاک کرے۔کسی پر دھاگے برابر ظلم نہیں کیا جائے گا ۔دیکھیے کس طرح اللہ تعالیٰ پر یہ لوگ جھوٹ بنا رہے ہیں۔اور واضح گناہ ہونے کے لیے تو یہی کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

ہم صرف قرآن پاک کے زریعے پاک ہوسکتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ جسے چاہے پاک کرے گا۔اور جو جھوٹ فرقہ پرستوں نے بنائے ہیں۔واضح گناہ ہونے کے لیے تو یہی

کافی ہے۔اوراللہ تعالیٰ کسی پر دھاگے برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔اے لوگو جنہیں کتاب دی گئی ہے۔ایمان لاؤ۔ جو کتاب ہم نے نازل کی ہے جوان سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جوتمہارے پاس ہے۔اس سے پہلے ایمان لے آؤ کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ کرتمہاری پشت کی طرف پھیر دیں یاان پر لعنت بھیج دیں۔جس طرح ہم نے اصحاب سبت پرلعنت بھیج دی تھی۔اوراللہ تعالیٰ کا حکم ہونے والا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ اس کومعاف نہیں کرے گا۔کہ اس کے ساتھ کسی کوشریک ٹھہرایا جائے اوراس کے سواجوگناہ وہ چاہے گا وہ معاف کردے گا۔اورجس نے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرا لیا۔

فرقہ پرست توایمان لائے ہی نہیں۔ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہونے والا ہے۔فرقہ پرستی کا عذاب تو آیا ہوا ہے۔مگر جس عذاب کا زکران آیات میں ہوا ہے۔وہ ابھی نازل ہونا باقی ہے۔اگرفرقہ پرست قرآن پاک کی طرف نہ آئے اورقرآن پاک کوقبول نہ کیا اوراللہ تعالیٰ کی رسی کومضبوطی سے نہ پکڑا اورنافرمان ہی رہے یعنی فرقوں پر رہے توان کواس طرح کے عذاب سے اللہ تعالیٰ نوازدیں گے۔ جوان آیات میں موجود ہے۔

خواتین وحضرات!

ے لوگو جنہیں کتاب دی گئی ہے۔ایمان لاؤ۔ جو کتاب ہم نے نازل کی ہے جوان سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جوتمہارے پاس ہے۔اس سے پہلے ایمان لے آؤ کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ کرتمہاری پشت کی طرف پھیر دیں یاان پر لعنت بھیج دیں۔جس طرح ہم نے اصحاب سبت پرلعنت بھیج دی تھی۔اوراللہ تعالیٰ کا حکم ہونے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا غضب ان لوگوں پر نازل ہوگا۔جولوگوں کواللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں

سورہ مجادلہ آیات 14 تا16۔پارہ 28

کیا آپ نے ان لوگوں کونہیں دیکھا جواس قوم سے دوستی لگاتی ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا ہے یہ نہ تمہارے ساتھ ہیں اورنہ ان کے ساتھ ہیں وہ جھوٹی باتوں پرقسمیں کھاتے ہیں اوروہ خوب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بلاشبہ وہ بہت برے کام ہیں جووہ کرتے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کوڈھال بنارکھا ہے پھر وہ لوگوں کواللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ان کا مال ان کی اولادان کے ہرگز کام نہ آئے گی یہ لوگ دوزخ والے ہیں جہاں ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ان لوگوں کی بات ہورہی ہے جوان لوگوں سے دوستی کرتی ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا ہے۔یعنی جن پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا تھا۔چونکہ وہ لوگ بھی اللہ تعالیٰ کے پیغام کوقبول نہیں کرتے۔ان فرقہ پرستوں نے بھی رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کوقبول نہیں کیا۔انہوں نے بھی اپنی قسموں کوڈھال بنارکھا ہے اوراللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ان کا مال ان کی اولادان کے ہرگز کام نہ آئے گی یہ لوگ دوزخ والے ہیں جہاں ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے ان آیات میں اُن لوگوں کودیکھا۔جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔۔کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے والے لوگ ہیں۔اوریہ کام فرقہ پرست کرتے ہیں۔جب لوگ قرآن پاک کی طرف آنا چاہتے ہیں۔فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے بارے میں گمراہ کن باتیں قسمیں کھاکرقرآن پاک سے روک دیتے ہیں۔یعنی اگر فرقہ پرستوں سے کہاجائے۔کہ اللہ تعالیٰ نے توقرآن پاک میں فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔یہ تشریح کی آڑ میں فرقہ پرستی کی تبلیغ کرتے ہیں اس طرح لوگوں کوقرآن پاک سے روک دیتے ہیں۔ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ان کا مال ان کی اولادان کے ہرگز کام نہ آئے گی یہ لوگ دوزخ والے ہیں جہاں ہمیشہ رہیں گے۔

آئیں قرآن پاک سے کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں کو دیکھتے ہیں۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔

سورہ محمد۔ آیات 1 تا 3 پارہ 26

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے اور جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائے وہی ان کے رب کی طرف سے سچ ہے اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں دور کر دے گا اور ان کا حال درست کر دے گا یہ اس لئے کہ کافروں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والا اُسے کہہ رہے ہیں جس نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دے گا اور اس کی حالت سنوار دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والے یعنی قرآن کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے کی حالت بتائی۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر اور ایمان کی مکمل تشریح کی گئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک جیسے سچ کی اطاعت نہیں کی یعنی نافرمانی کی اور دوسروں کو بھی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ضائع کر دیں گے اور جو لوگ ایمان لائے یعنی جنہوں نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے سچ یعنی قرآن کی اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو مٹا دے گا اور ان کی حالت درست کر دے گا اس کی وجہ اللہ تعالیٰ یہ بیان کرتے ہیں کہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی۔ جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دونوں کی حالت کو ٹھیک ٹھیک بیان کر دیا تاکہ کوئی وہم یا شک نہ رہے۔

خواتین وحضرات

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے۔ کہ فرقہ پرست کس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔

جب آپ اپنے کسی متعلقہ فرقے کی تفسیر پڑھتے ہیں۔ تو آپ ذرا غور کریں کہ کسی آیت کو بھی خود پر لاگو نہیں کرتے۔ کبھی کسی کا نام لیں گے۔ اور کبھی کسی کا نام لے دیں گے۔ اور اس طرح قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ حالانکہ قرآن پاک قیامت تک آنے والے ہر انسان کی ہدایت کے لیے آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ البقرہ کے آغاز میں فرما دیا۔ کہ اس کتاب میں کوئی شک نہیں اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے

خواتین وحضرات

قرآن پاک میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔ فرقہ پرستوں کے لیے تو ہدایت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تو قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ تو قرآن پاک کے سچ کو نہیں مانتے۔ وہ تو قرآن پاک کی ایک بات کو بھی نہیں مانتے۔ ان کا کام اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے۔ رسول ﷺ کو جھٹلانے کے سوا کوئی کام نہیں ہے۔ ان لوگوں نے اپنے نام نہاد مفسروں کو سچا کر دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا ہے۔ اسی لیے قرآن پاک انہیں کافر کہہ رہا ہے۔

اِن آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کے سچ کو سمجھنے کے لیئے تعلیم کتنی ضروری ہے اور اردو میں سمجھنا کتنا ضروری ہے اور قرآن پاک کے سچ کی اطاعت کے بغیر ہم ایمان والے نہیں بن سکتے بلکہ کافر ہیں ان آیات میں دوٹوک جواب ایمان والوں کے بارے میں موجود ہے کہ یہ ایمان والے لوگ ہیں۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی سچائی پر ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے والے کو منافق کہا گیا ہے۔

سورہ منافقون آیات 1 تا 3 پارہ 28

جب آپ ﷺ کے پاس منافق آتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔ کہ آپؐ بے شک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔ کہ یہ منافق جھوٹے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ بلاشبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں۔ یہ اس لیے کہ یہ لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا، کہ جولوگ پیغمبرؐ کیلئے رسول ہونے کی قسمیں کھاتے ہیں۔اور گواہی دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو جھوٹا کہہ رہے ہیں۔منافق کہہ رہے ہیں۔کیونکہ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔اور اسطرح یہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کا راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔اس کی تفصیل کے لیے آپ میری کتاب دیکھ سکتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ایسے لوگ جو قرآن پاک سے روکتے ہیں ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ منافق کہہ رہے ہیں ان کی گواہی کی کوئی اہمت نہیں ہے بلکہ انہیں جھوٹا اور منافق کہا گیا۔

آپ نے دیکھا کہ اِن آیات میں اُن لوگوں کا ذکر ہے۔جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے۔یاد رہے کہ فرقہ پرستوں کی تفسیر اللہ تعا کی نافرمانی اور مخالفت پر مبنی ہوتی ہے۔اس لیے اللہ تعالیٰ انہیں کافر کہتے ہیں۔مثلاً اللہ تعالیٰ مرتے دم تک فرقہ بنانے کی اجازت نہیں دیتا۔مگر یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرکے ایک نئے راستے پر چل پڑتے ہیں۔اور ان کا خدا ایک نام نہاد مفسر بن جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ بار بار قرآن پاک میں کہتے ہیں۔کہ میں نے قرآن پاک تفصیل سے بنایا ہے۔فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔یہ پیغام رسول ﷺ نے پہنچایا ہے۔یہ رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔اور اس بات کو ماننے کو تیار ہی نہیں کہ قرآن پاک میں ہر بات کی تفصیل ہے۔انہوں نے سارے قرآن پاک کا یہی حال کیا ہے۔اور اس طرح لوگوں کو قرآن پاک سے روکتے ہیں۔اس لیے اللہ تعالیٰ قرآن پاک سے روکنے والے اور رسولؐ کے لیے گواہیاں دینے والوں کو اللہ تعالیٰ نے منافق کہا ہے۔کیونکہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہوگئے۔یعنی انہوں نے پہلے قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کی دعویٰ کیا۔مگر بعد میں قرآن پاک سے روکنے لگے۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگادی۔اب انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آتی۔ان آیات میں رسول ﷺ کے لیے گواہی دینے والے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو منافق کہا گیا۔جھوٹا کہا گیا۔ ان کے دلوں پر مہریں لگی ہوئی ہیں۔انہیں کسی بات کی سمجھ نہیں آتی۔انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ کو کتنی نفرت ہے۔آیات میں بار بار غور کریں۔

سورہ آل عمرآن آیات98 تا99 پارہ4

کہہ دو اے کتاب والو۔تم اللہ تعالیٰ کی آیات کا کفر کیوں کرتے ہو۔اور اللہ تعالیٰ گواہ ہے۔اس پر جو تم کرتے ہو۔کہہ دو اے کتاب والو تم اس کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے کیوں روکتے ہو۔جو ایمان لا چکا ہے۔تم اس میں عیب تلاش کرتے ہو۔اور تم گواہ ہو۔اور اللہ تعالیٰ اس سے غافل نہیں ہے۔جو تم کرتے ہو۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔اے کتاب والو یعنی قرآن پاک والو۔تم اللہ تعالیٰ کے آیات کا کفر کیوں کرتے ہو۔اور اللہ تعالیٰ گواہ ہے۔اس پر جو تم کرتے ہو۔تم اس کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے کیوں روکتے ہو۔جو ایمان لا چکا ہے۔یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتا اور اس کی اطاعت کرتا ہے۔تم اس میں عیب تلاش کرتے ہو۔اور تم گواہ ہو۔اور اللہ تعالیٰ اس سے غافل نہیں ہے۔جو تم کرتے ہو۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں گواہ کا لفظ دو دفعہ آیا ہے۔یہ اُن تمام فرقہ پرستوں کے نام پیغام ہے۔جو قرآن پاک کا دعویٰ کرتے ہیں۔مگر کسی کو قرآن پاک کی طرف آنے نہیں دیتے۔یعنی کسی کو ایمان والا بننے نہیں دیتے۔یہ بھی گواہ ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی گواہ ہے۔

خواتین وحضرات!

اس بات کا تجربہ مجھے اُس وقت ہوا۔جب دو مختلف فرقوں والوں کو میں نے قرآن پاک کی دعوت دی یعنی ایمان کی دعوت دی۔جو میرے انتہائی قریبی تھے۔تو وہ فرقہ پرست جو ایک دوسرے کو کافر اور مشرک کہتے تھے۔میرے خلاف متحد ہوگئے۔تو یہ آیات مجھے بہت یاد آئیں۔کہ ان کی یہ ساری حرکتیں اللہ تعالیٰ دیکھ رہیں ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جو قرآن پاک کی قسم کھانے والے کو سچا مان لیتے ہیں۔مگر اس کے اندر جو لکھا ہوا ہے۔اس کو کب سچ مانیں گے۔حالانکہ وہ خود بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ رسول ﷺ سچا قرآن پاک لائے ہیں۔ان پر اللہ تعالیٰ گواہ ہے اور ان کو دیکھ رہا ہے۔کہ کس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کے نافرمان بنے ہوئے ہیں۔۔

آئیں ان آیات کو تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ آل عمران آیات98 تا103 پارہ نمبر4

کہہ دو اے کتاب والو۔تم اللہ تعالیٰ کی آیات کا کفر کیوں کرتے ہو۔اور اللہ تعالیٰ گواہ ہے۔اس پر جو تم کرتے ہو۔کہہ دو اے کتاب والو تم اس کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے کیوں روکتے ہو۔جو ایمان لا چکا ہے۔تم اس میں عیب تلاش کرتے ہو۔اور تم گواہ ہو۔اور اللہ تعالیٰ اس سے غافل نہیں ہے۔جو تم کرتے ہو۔

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے اطاعت کرو گے۔اُن لوگوں میں سے جنھیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا یعنی تمہیں فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہیے۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔اور یاد کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نعمت دی جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اس نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی بن گئے اور تم تو آگ کے گڑھے کے کنارے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو بچا لیا اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیات کو تمہارے لئے کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین و حضرات

ان آیات میں گواہ کا لفظ دو دفعہ آیا ہے۔یہ اُن تمام فرقہ پرستوں کے نام پیغام ہے۔جو قرآن پاک کا دعویٰ کرتے ہیں۔مگر کسی کو قرآن پاک کی طرف آنے نہیں دیتے۔یعنی کسی کو ایمان والا بننے نہیں دیتے۔یہ بھی گواہ ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی گواہ ہے۔لوگ خود بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ رسول ﷺ سچا قرآن پاک لائے ہیں۔ان پر اللہ تعالیٰ گواہ ہے اور ان کو دیکھ رہا ہے۔کہ کس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کے نافرمان بنے ہوئے تھے۔یعنی کفر کرتے ہیں۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائے گا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنھیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔اور مسلم نہیں ہو گے۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔اور مسلم یعنی فرمابردار نہیں رہتا۔بلکہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان یعنی کافر بن جاتا ہے۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کر لیتا ہے

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ مرتے دم تک مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کا حکم دے رہیں ہیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیا جائے اور فرقہ نہ بنایا جائے پھر اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں کو خبردار کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یاد کرو جب تمہیں اللہ تعالیٰ نے نعمت دی نعمت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے نبیؐ کے زمانے میں فرقوں کی بہتات اور لڑائی کو ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے نعمت یعنی قرآن پاک نازل کیا۔جس کی وجہ سے جنگ وجدل کی کیفیت ختم ہوگئی سب لوگ آپس میں بھائی بھائی بن گئے حالانکہ قرآن پاک آنے سے پہلے وہ آگ کے کنارے اس طرح تھے جس طرح آج ہم ہیں۔قرآن پاک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بچا لیا اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی بات وضاحت سے بیان کرتا ہے آج بھی فرقہ واریت کی وجہ سے ہمارا ملک آگ کے گڑھے کے کنارے کھڑا ہے اس طرح جب قرآن آیا تو لوگ فساد اور جنگ و جدل کی دلدل میں پھنسے ہوئے تھے اسی طرح جس طرح آج ہم فرقہ واریت کی جنگ کی لپیٹ میں آچکے ہیں۔

اور سب صراط المستقیم کی تلاش میں فرقوں سے چمٹے ہوئے ہیں حالانکہ یہ قرآن صراط مستقیم ہے اگر ہم آج اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے لائے ہوئے سچ یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیں تو ہم آگ میں گرنے سے بچ جائیں گے پھر سے بھائی بھائی بن جائیں گے۔ اگر ہم نے قرآن کو مضبوطی سے نہ پکڑا اور فرقوں پر ہی رہے تو ہم نے آگ میں گرنا ہی ہے۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو قبول کر لیا گیا ہے۔ ان کی دلیل ان کے رب کے نزدیک فضول ہے۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے

سورہ شوریٰ۔ آیت 13 تا 16۔ پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔ اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کی ہے۔ اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔ کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہ بنانا۔ یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔ جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔ اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔ انہوں نے اس وقت فرقے بنائے جب ان کے پاس علم پہنچ چکا تھا۔ ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا بے شک وہ لوگ جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اس کی طرف سے شک میں اور تذبذب میں پڑے ہیں بس آپ ﷺ اسی کی یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔ اور اس طرح قائم رہیے۔ جیسا کہ آپ کو حکم ملا اور ان کے خواہشوں کی اطاعت نہ کیجئے اور کہہ دیجئے کہ میں تو ہر کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے ایمان رکھتا ہوں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ تعالیٰ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے ہمارے لیے ہمارے اعمال تمہارے لیے تمہارے اعمال ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور
جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو قبول کر لیا گیا ہے۔ ان کی دلیل ان کے رب کے نزدیک فضول ہے۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔

خواتین و حضرات!

ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہیں بنانا۔ یہی دین پہلے دوسرے رسولوں کو بھی وحی کے ذریعے بھیجا گیا مگر جو لوگ مشرک ہوتے ہیں ان کو یہ کام بڑا مشکل لگتا ہے۔

خواتین و حضرات!

ان آیات میں لوگوں کا رویہ دکھایا گیا ہے جیسے لوگ پہلے تھے آج بھی لوگ قرآن پاک کی طرف سے شک اور تذبذب میں مبتلا ہیں۔ انہوں نے اس وقت فرقے بنائے جب ان کے پاس علم یعنی قرآن پہنچ چکا تھا۔ ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔
آپ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ بس لوگوں کو قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔

مجبوری کے بجائے کفر یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کھلم کھلا کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا

سورہ النحل آیات 104 تا 109 پارہ 14

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نہیں دیتا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ بے شک جھوٹ تو وہ لوگ بناتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ اور یہی لوگ جھوٹے ہیں۔ جس نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ سوائے اُس کے جس کو مجبور کیا گیا ہو۔ اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔ لیکن جو دل کھول کر کفر کرے۔ تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں پسند کیا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کانوں اور آنکھوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے۔ اور یہی لوگ غافل ہیں۔ کچھ شک نہیں۔ کہ یہ لوگ آخرت کے میں نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں ایمان والے اور کافر یعنی فرقہ پرستوں میں فرق واضح کیا جارہا ہے۔ جو انسان ایمان والا ہو۔ یعنی قرآن پاک کو سچ مانتا ہو اور اس کی اطاعت کرتا ہو۔ مگر وہ کفر کرنے والوں یعنی فرقہ پرستوں کے ڈر کی وجہ سے کسی فرقے کا اقرار کرتا ہو۔ جب کہ اُس کا دل کسی بھی فرقے پر نہ ہو۔ بلکہ قرآن پاک پر

مطمئن ہو۔ یعنی ایمان پر مطمئن ہو۔ تو ایسے انسان کو چھوڑ کر وہ لوگ جو کفر یعنی فرقہ پرستی کو دل کھول کر قبول کریں ۔ اور اپنے فرقوں پر مطمئن ہوں۔ تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ لہذا اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نہیں دیتا۔ میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں اور ایمان والوں کا موازنہ کرنا چاہوں گی۔ کہ ان کے نام نہاد مفسر قرآن پاک سے مرتد ہیں۔ اور ان کی اطاعت کرنے والوں والے بھی مرتد ہیں۔

تفرقہ بازی اللہ تعالیٰ کے غضب کی دعوت ہے

سورہ طٰہٰ آیات 85 تا 94 پارہ 16

للہ تعالیٰ نے کہا۔ بے شک ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو فتنے میں ڈال دیا ہے۔ اور سامری نے انہیں گمراہ کر دیا ہے۔ پس موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصے میں افسوس کرتا ہوا آیا۔ موسیٰؑ نے کہا۔ اے میری قوم۔ کیا تمھارے رب نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا۔ کیا تم پر ایک لمبی مدت گزر گئی تھی۔ یا تم نے چاہا کہ تمھارے رب کی طرف سے تم پر کوئی غضب نازل ہو۔ پھر تم نے میرے وعدے کی مخالفت کی۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم نے اپنے اختیار سے تمھارے وعدے کی مخالفت نہیں کی۔ لیکن ہم پر قوم کے زیور کا بوجھ لادا گیا۔ تو ہم نے اسے پھینک دیا۔ پھر اس طرح سامری نے ڈالا۔ پھر اس نے ان کے لیے ایک بچھڑا نکالا۔ ایک جسم جس میں آواز تھی پھر وہ کہنے لگا۔ کہ یہ تمھارا اور موسیٰؑ کا معبود ہے۔ جو وہ بھول گیا۔ پھر کیا وہ لوگ نہیں دیکھتے کہ وہ ان کی بات کا جواب نہیں دیتا۔ اور نہ ان کے نفع یا نقصان کا اختیار رکھتا ہے۔ اور بے شک اس سے پہلے ہارونؑ نے ان سے کہا تھا۔ اے میری قوم بے شک تم تو اس سے امتحان میں ڈالے گئے ہو۔ اور بے شک تمھارا رب تو بڑا مہربان ہے۔ پس تم میری اطاعت کرو۔ اور میرے حکم کی اطاعت کرو۔ انہوں نے کہا ۔ ہم ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔ اور اس پر جمے رہیں گے۔ یہاں تک کہ موسیٰؑ واپس آجائیں۔ موسیٰؑ نے ہارونؑ سے کہا کہ جب تو نے دیکھا ۔ کہ وہ گمراہ ہو گئے ہیں ۔ کس بات نے تجھے روکا۔ موسیٰؑ نے کہا۔ کہ تم نے میری اطاعت نہیں کی۔ تو کیا تم نے میری حکم کی نافرمانی کی۔

ہارونؑ نے کہا اے میری ماں کے بیٹے۔ میری داڑھی اور سر کے بال نہ پکڑیے۔ بے شک میں اس بات سے ڈرتا تھا۔ کہ تو کہے گا کہ میں نے بنی اسرائیل کے درمیان تفرقہ ڈال دیا۔ اور میری بات کا خیال نہیں رکھا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ موسیٰ نے جب ہارون سے کہا کہ تم نے میری بات کی نافرمانی کی۔ کیا تم نے میری اطاعت نہیں کی۔ تو ہارون نے جواب دیا کہ میں نے ان کو تفرقے سے اسی لیے بچایا۔ کہ آپ کی بات کا خیال رکھا۔ یعنی میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی۔ بلکہ آپ کی اطاعت کی ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ فرقے اتنی بری چیز ہیں۔ کہ یہ بچھڑے کی پوجا سے بھی برے ہیں۔ یہ اس بات سے بھی برے ہیں۔ کہ جتنا موسیٰ کی قوم کا بچھڑے کو خدا سمجھنا۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلا کہ جس بات کے بارے میں موسیٰ نے کہا۔ کہ میری بات کا خیال نہیں رکھا ۔ وہ یہی بات تھی۔ کہ فرقے نہیں بنانا۔ اور اس بات کا ہارونؑ نے خیال رکھا تھا۔ اسی لیے وہ اپنے بھائی کے انتظار میں خاموش تھے۔

سورہ بقرہ آیات 119 تا 121۔ پارہ 2

ہم نے آپؐ کو سچ کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ آپؐ سے جہنم والوں کے بارے میں سوال نہ ہوگا۔ یہودی اور عیسائی آپ سے گز راضی نہ ہونگے۔ جب تک کہ آپؐ ان کے ملت کی اطاعت نہ کرنے لگیں۔ آپؐ کہہ دیجیے کہ ہدایت تو بس اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ ورنہ اس علم کے بعد جو آپؐ کے پاس آچکا ہے۔ تم نے ان کے خواہش کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچانے والا نہ کوئی ولی ہے اور نہ کوئی مددگار۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے۔ وہ اسطرح پڑھتے ہیں جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے۔ وہ اس قرآن پاک پر سچے دل سے ایمان لاتے ہیں۔ جو اس سے کفر کرتے ہیں۔ وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں کہ آپؐ سے جہنم میں جانے والوں کے بارے میں کوئی سوال نہ ہوگا۔کیونکہ آپ کو سچ یعنی قرآن پاک کے ساتھ خبردار کرنے والا آگاہ کرنے والا رسول بنا کر بھیجا گیا تھا۔قرآن پاک کے علم کے آنے کے باوجود لوگوں نے دوسرے لوگوں کے علم کی اطاعت کی تو انہیں کوئی ولی کوئی مددگار اللہ تعالی کی پکڑ سے نہیں بچا سکتا۔کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں اللہ تعالی کی ہدایت یعنی قرآن پاک کو ہدایت نہیں سمجھا۔اللہ تعالی کے علم قرآن پاک کو علم نہیں سمجھا اور دوسرے لوگوں کی اطاعت کرتے رہے۔تو جن لوگوں کی اطاعت کرتے رہے۔تو ایسا کوئی ولی مددگار ان کو اللہ تعالی سے بچانے والا نہیں ہے۔حالانکہ اللہ تعالی نے رسولؐ کو سچ یعنی قرآن پاک کے ساتھ خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا تھا مگر اس کے باوجود جن لوگوں نے قرآن پاک کے سچ کو چھوڑ کر دوسروں کی اطاعت کی ان کو اپنا مددگار اور ولی سمجھا ان کو اللہ تعالی سے بچانے والا کوئی نہیں ہے۔اور نہ ہی آپ ﷺ سے کافروں کے بارے میں کوئی سوال ہوگا۔

جو اللہ تعالیٰ کے متعلق بدگمانیاں کرتے ہیں۔ان پر براوقت آنے والا ہے۔اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا۔اور ان پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی۔اور ان کے لیے جہنم تیار کی گئی ہے۔اور وہ بہت براٹھکانہ ہے۔

سورہ فتح آیات 4 تا 7 پارہ 26

اور زمین اور آسمانوں کے سب لشکر اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں۔اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔تاکہ اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو جنت میں داخل کرے۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور ان سے ان کے گناہوں کو دور کردے گا۔اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی کامیابی ہے۔اور اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے۔اور جو اللہ تعالیٰ کے متعلق بدگمانیاں کرتے ہیں۔ان پر براوقت آنے والا ہے۔اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا۔اور ان پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی۔اور ان کے لیے جہنم تیار کی گئی ہے۔اور وہ بہت براٹھکانہ ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے لشکر ہیں جو زمین اور آسمانوں میں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور زمین اور آسمانوں کے سب لشکر اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں۔اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔تاکہ اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو جنت میں داخل کرے۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور ان سے ان کے گناہوں کو دور کردے گا۔اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی کامیابی ہے۔اور اللہ تعالیٰ منافق مرسوں اور منافق عورتوں اوا ارمشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے۔یعنی فرقہ پرستوں کو جو اللہ تعالیٰ کے متعلق بدگمانیاں کرتے ہیں۔ان پر براوقت آنے والا ہے۔اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا۔اور ان پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی۔اور ان کے لیے جہنم تیار کی گئی ہے۔اور وہ بہت براٹھکانہ ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے لشکر ہیں جو زمین اور آسمانوں میں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

کیا جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کی۔اُس جیسا ہوسکتا ہے۔جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو۔

سورہ آل عمران آیات 162 تا 164 پارہ 4

تو کیا جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کی۔اُس جیسا ہوسکتا ہے۔جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو۔اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔اور وہ بہت ہی براٹھکانہ ہے۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے درجے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو دیکھتا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اور ان کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگرچہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگ دکھا رہے ہیں۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے زریعے پاک ہوتے ہیں۔اور دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے۔جو قرآن پاک کے زریعے پاک نہیں ہوتے۔ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اور ان کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگرچہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔جب مومن قرآن پاک سے پاک ہوتے ہیں۔یعنی اپنی اصلاح کرتے ہیں۔تو گمراہی سے نکل آتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

قرآن پاک سے پہلے لوگ گمراہ تھے۔قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے۔کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن کھولتے ہیں۔یا اندھوں کیطرح پڑھ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں۔قرآن پاک کا صفاتی نام حکمت ہے۔اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلے۔تو ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت

کرنے والے ہونگے۔اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نہ نکلے۔تو ہم وہی لوگ ہوں گے۔جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔

کیونکہ یہ ہم وہی لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ سے روزانہ سورہ فاتحہ کے زریعے دعا مانگتے ہیں۔کہ ہمیں ان لوگوں کے راستے کی ہدایت دے جن پر تو نے اپنا انعام کیا اور جن پر تیرا غضب نہیں ہوا تھا۔اور جو گمراہ نہیں تھے۔

تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک پیش کر دیا اور فرمایا

سورہ البقرہ آیت 2 پارہ 1

یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔اس میں کوئی شک نہیں۔اس میں پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ قرآن پاک میں پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن پاک سے راستے دکھائے اور کہا یہ پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے۔تو ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو جانا ہی نہ۔اور چودہ سو سال گزرنے کے باوجود اسے ابھی تک اندھوں کی طرح پڑھ رہے ہیں۔اور گمراہ ہیں اسی لیے ہم پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔کیونکہ ہم فرقے بنا کر گمراہی کے راستوں پر چل رہے ہیں۔ااور قرآن پاک کی ہدایت سے پاک نہیں ہوئے۔یعنی پرہیز گار نہیں بنے۔

پرہیز گار کسے کہتے ہیں اسکے لیے میری کتاب دیکھیں پرہیز گار کسے کہتے ہیں۔

جو اللہ تعالیٰ پر برے گمان کرنے والے ہیں۔انہی پر بری گردش ہے۔اور اُن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔

سورہ فتح آیات 1 تا 8 پارہ 26

بے شک ہم نے آپ ﷺ کو واضح فتح دی۔تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کرے۔اور اپنی نعمت آپ پر پوری کرے۔اور آپ کو سیدھے راستے کی ہدایت دے۔اور مدد تو اللہ تعالیٰ کی ہی مدد زبردست ہے۔وہی ہے۔جس نے مومنوں کے دل پر سکون نازل کیا تا کہ موجودہ ایمان کے ساتھ ان کا ایمان مزید بڑھے۔اور زمین اور آسمانوں کے تمام لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ جاننے والا علم والا ہے۔تا کہ اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو جنتوں میں داخل کرے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔اور ان کی برائیوں کو دور کر دے۔اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔اور اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو۔جو اللہ تعالیٰ پر برے گمان کرنے والے ہیں۔انہی پر بری گردش ہے۔اور اُن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔اور ان پر لعنت ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دوذخ تیار کر رکھی ہے۔اور وہ لوٹنے کی بری جگہ ہے۔اور اور زمین اور آسمانوں کے تمام لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لشکروں کا زکر کیا ہے۔ایمان والوں کا لشکر یعنی مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اللہ تعالیٰ جنتوں میں داخل کرے گا۔

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔اور ان کے گناہوں کو دور کر دے۔اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔اور دوسرا لشکر منافق اور مشرکوں یعنی فرقہ پرستوں کا ہے۔۔جو اللہ تعالیٰ پر برے گمان کرنے والے ہیں۔انہی پر بری گردش ہے۔یعنی ان پر برا وقت آنے والا ہے۔اور اُن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔اور ان پر لعنت ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دوذخ تیار کر رکھی ہے۔اور وہ لوٹنے کی بری جگہ ہے۔اور اور زمین اور آسمانوں کے تمام لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

کن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ناپاکی اور غضب واقع ہو چکا۔

سورہ اعراف آیات 65 تا 72 پارہ 8

اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو بھیجا۔اُس نے کہا۔اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔اس کے سوا کوئی تمھارا کوئی معبود نہیں ہے۔تو کیا تم پرہیز گار کیوں نہیں بنتے۔اس کی قوم میں سے جنہوں نے کفر کیا تھا۔اس کی قوم کے سرداروں نے کہا۔کہ بے شک ہم تو تمھیں ہی جہالت میں دیکھتے ہیں۔اور تم کو بے شک جھوٹوں میں سے

سمجھتے ہیں اُس نے کہا اے میری قوم ۔مجھ میں زرا بھی جہالت نہیں ہے ۔ بلکہ میں تو سب جہانوں کے رب کی طرف سے ایک رسول ہوں ۔میں تم کو اپنے رب کے پیغامات پہنچا تا ہوں اور میں تمھارا امیان دار خیر خواہ ہوں ۔اور کیا تم تعجب کرتے ہو ۔کہ تمھارے پاس ایک نصیحت کی بات ایک مرد کے زریعے آئی ہے ۔تا کہ تمھیں خبر دار کرے ۔اور یاد کرو جب نوح کی قوم کے بعد اس نے تمھیں جانشین کیا ۔اور تمھیں بڑی زیادہ جسمانی طاقت دی ۔بس یاد تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو ۔تا کہ تم کامیاب ہو جاوٗ ۔وہ کہنے لگے ۔کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے ۔کہ ہم صرف ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کریں ۔اور جن کی بندگی یعنی غلامی ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں ۔ان کو چھوڑ دیں ۔ پھر اگر تو سچا ہے ۔تو ہم پر وہ عذاب لے آ ۔ جس کا وعدہ کرتا ہے ۔اُس نے کہا ۔تم پر تمھارے رب کی طرف سے تم پر ناپاکی اور غضب واقع ہو چکا ۔کیا تم مجھے ان کے ناموں کے بارے میں بتا سکتے ہو ۔جن کے بارے میں تم جھگڑتے ہو ۔جو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں ۔اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں کوئی سند نازل نہیں کی ۔بس تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں ۔ پھر ہم نے اس کو ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے نجات دی اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ۔ان کی جڑ کاٹ دی اور وہ ایمان لانے والے نہیں تھے ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ہودؑ نے اپنی قوم سے کہا ۔ اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو ۔اس کے سوا کوئی تمھارا کوئی معبود نہیں ہے ۔پھر تم پر ہیز گار کیوں نہیں بنتے ۔

اس کی قوم میں سے جنہوں نے کفر کیا تھا ۔اس کی قوم کے سرداروں نے کہا ۔کہ بے شک ہم تو تمھیں ہی جہالت میں دیکھتے ہیں ۔اور تم کو بے شک جھوٹوں میں سے سمجھتے ہیں اُس نے کہا اے میری قوم ۔مجھ میں زرا بھی جہالت نہیں ہے ۔ بلکہ میں تو سب جہانوں کے رب کی طرف سے ایک رسول ہوں ۔میں تم کو اپنے رب کے پیغامات پہنچا تا ہوں اور میں تمھارا امانت خیر خواہ ہوں ۔اور کیا تم تعجب کرتے ہو ۔کہ تمھارے پاس ایک نصیحت کی بات ایک مرد کے زریعے آئی ہے ۔تا کہ تمھیں خبر دار کرے ۔اور یاد کرو جب نوح کی قوم کے بعد اس نے تمھیں جانشین کیا ۔اور تمھیں بڑی زیادہ جسمانی طاقت دی ۔بس یاد تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو ۔تا کہ تم کامیاب ہو جاوٗ ۔وہ کہنے لگے ۔کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے ۔کہ ہم صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کریں ۔اور جن کی غلامی ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں ۔ان کو چھوڑ دیں ۔پھر اگر تو سچا ہے ۔تو ہم پر وہ عذاب لے آ ۔اگر تو سچا ہے ۔اُس نے کہا ۔تم پر تمھارے رب کی طرف سے تم پر ناپاکی اور غضب واقع ہو چکا ۔کیا تم مجھے ان کے ناموں کے بارے میں بتا سکتے ہو ۔جن کے بارے میں تم جھگڑتے ہو ۔جو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں ۔اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں کوئی سند نازل نہیں کی ۔بس تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں ۔ پھر ہم نے اس کو ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے نجات دی اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ۔ان کی جڑ کاٹ دی اور وہ ایمان لانے والے نہیں تھے ۔

سورہ نوح آیات 2 تا 3 کا پہلا حصہ پارہ 29

بے شک ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا ۔کہ اپنی قوم کو ڈرا دو ۔اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذب آ جائے ۔اُس نے کہا اے میری قوم بیشک میں تمھیں واضح خبر دار کرنے والا ہوں ۔کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو ۔اور اُس سے ڈرو ۔اور میری اطاعت کرو ۔وہ تمھارے گناہ بخش دیگا ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ حضرت نوحؑ کو اللہ تعالیٰ نے اُن کی قوم کی طرف بھیجا ۔جنہوں نے اپنی قوم سے کہا ۔کہ

اے میری قوم بیشک میں تمھیں واضح خبر دار کرنے والا ہوں ۔کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو ۔اور اُس سے ڈرو ۔اور میری اطاعت کرو ۔وہ تمھارے گناہ بخش دیگا ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نوحؑ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی غلامی قبول کرنا تھا ۔جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ بخش دینے تھے ۔یعنی رسول کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی غلامی اختیار کرنا ہوتا ہے ۔یاد رہے کہ نوحؑ کے پاس اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب تھی ۔جیسا کہ رسول ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے نصیحت یعنی قرآن پاک دیا ہے ۔ اگر ہم رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں ۔تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی غلامی کو قبول کرنا ہوگا ۔یعنی قرآن پاک کو قبول کرنا ہوگا ۔یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے ۔جس سے رسول ﷺ نے واضح خبر دار کیا ۔اگر ہم نے رسول ﷺ کی ااطاعت کی یعنی قرآن پاک کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ کی غلامی کی ۔تو اللہ تعالیٰ ہمارے گناہ بھی بخش دیگا ۔

خواتین وحضرات!

آئیں اسی طرح کی آیت کو قرآن پاک سے دیکھتے ہیں ۔

سورہ یاسین ۔آیت 11 ۔پارہ 22

آپ ﷺ تو صرف اسے خبر دار کر سکتے ہیں جو نصیحت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرے اور بن دیکھے اللہ تعالیٰ سے ڈرے ایسے انسان کو بخشش اور اجر عظیم کی خوشخبری دے دیجیے ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ صرف ان لوگوں کو خبردار کر سکتے ہیں۔ جو نصیحت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرے اور اللہ تعالیٰ کو دیکھے بغیر اللہ تعالیٰ سے ڈرے ایسے انسان کو گناہوں کی معافی کی خوشخبری دے دیجیے اور عظیم اجر کی خوشخبری دے دیجیے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم قیامت آنے والے ہر انسان کے لیے ہے۔ ذرا سوچیں کہ کیا آپ قرآن پاک کی اطاعت کر رہے ہیں۔ کیا آپ نے رسول ﷺ سے خوش خبری سن لی ہے۔ اور وصول کر لی ہے۔ اور اس پر عمل کر رہے ہیں۔ یا فرقہ پرستی کا شکار ہو کر گمراہ ہو چکے ہیں۔

جس پر عذاب کی بات سچی ثابت ہو جائے۔ پھر رسول ﷺ اُسے آگ سے نہیں چھڑا سکتے ہیں

سورہ زمر۔ آیات 17 تا 20۔ پارہ نمبر 23

اور جو لوگ طاغوت کی بندگی یعنی غلامی کرنے سے بچتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہے۔ انہی کیلئے خوشخبری ہے میرے غلاموں کو خوشخبری سنا دیجئے جو کلام الٰہی کو توجہ سے سنتے ہیں

پھر اس کی بہترین باتوں کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جو عقلمند ہیں۔ پھر کیا جس پر عذاب کی بات سچی ثابت ہو جائے۔ پھر کیا آپ ﷺ اُسے آگ سے چھڑا سکتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے۔ ان کے لیے ایسے بالا خانے ہیں جن کے اوپر منزلیں بنی ہوئی ہیں۔ ان کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنیوالے لوگوں کے نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اور جو لوگ طاغوت کی غلامی کرنے سے بچتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہے۔ انہی کیلئے خوشخبری ہے میرے غلاموں کو خوشخبری سنا دیجئے جو کلام الٰہی کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی بہترین باتوں کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جو عقلمند ہیں۔ پھر کیا جس پر عذاب کی بات سچی ثابت ہو جائے۔ پھر کیا آپ ﷺ اُسے آگ سے چھڑا سکتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے۔ ان کے لیے ایسے بالا خانے ہیں جن کے اوپر منزلیں بنی ہوئی ہیں۔ ان کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ ان آیات میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی اور اطاعت کا حکم ہے جو صرف قرآن پاک کی بہترین باتوں کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ طاغوت اس چیز کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کسی اور کی غلامی کی جائے چاہے وہ فرقے ہوں بت ہوں یا لوگ ہوں۔ یا نام نہاد مفسر ہوں۔

موسیٰ علیہ السلام کی قوم کس طرح اللہ تعالیٰ کے غضب کا مستحق ٹھہری۔

سورہ البقرہ آیات 60 تا 62 پارہ 1

اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لیے پانی طلب کیا۔ تو ہم نے کہا کہ اپنی لاٹھی اس پتھر پر مارو۔ تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔ اور ہر گروہ نے اپنے پینے کی جگہ کو پہچان لیا۔ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے رزق میں سے کھاؤ۔ اور پیو۔ اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔ اور جب تم نے کہا۔ اے موسیٰ ہم ہر گز ایک جیسے کھانے پر صبر نہیں کر سکتے۔ بس آپ اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کریں۔ کہ ہمارے لیے زمیں سے اُگنے والی چیزیں ساگ کھیرا گندم مسور اور پیاز پیدا کرے۔ موسیٰ نے کہا کیا تم اُس کو بدل لینا چاہتے ہو۔ جو حقیر ہے جاؤ کسی شہر میں داخل ہو جاؤ۔ جو کچھ تم نے مانگا ہے۔ وہ وہاں ہوگا۔ اور اُن پر ذلت اور محتاجی مسلط کر دی گئی۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے مستحق ٹھہر گئے۔ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کا کفر کرتے تھے۔ اور ناحق نبیوں کو قتل کرتے تھے۔ یہ اس لیے کہ وہ نافرمانی میں حد سے بڑھ جاتے تھے۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جو یہودی اور نصرانی ہیں۔ اور صابی ہیں۔ ان میں سے جو کوئی اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔ اور نیک عمل کرے ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے۔ اور اُسے کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ موسیٰؑ کی قوم کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمان تھی اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے۔ یہ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں حد سے بڑھ جاتے تھے۔ اس لیے اُن پر ذلت اور محتاجی مسلط کر دی گئی۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے مستحق ٹھہر گئے۔ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کا کفر کرتے تھے۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جو یہودی اور نصرانی ہیں۔ اور صابی ہیں۔ ان میں سے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔ اور صالح عمل کرے ان کے لیے ان

کے رب کے پاس اجر ہے۔ اور اُسے کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے لوگوں کو موسیٰ کی قوم کے بارے میں بتایا۔ کہ مجموعی طور پر نافرمان انسان کیسا ہوتا ہے۔ البتہ اس کے علاوہ جو کوئی اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔ اور صالح عمل کرے ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے۔ اور اُسے کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔

سورہ بنی اسرائیل۔ آیت 53 تا 54 پارہ 15

اور میرے بندوں یعنی غلاموں سے کہہ دیجئے۔ کہ وہ بات کہا کریں جو بہت ہی عمدہ ہو۔ بیشک شیطان ان کے درمیان فساد ڈال دیتا ہے یقیناً شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے تمہارا رب تمھیں خوب جانتا ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم پر رحم کرے یا اگر وہ چاہے تو تمہیں عذاب دے اور ہم نے آپ ﷺ کو ان پر وکیل بنا کر نہیں بھیجا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کا تمھیں خوب جانتا ہے کہ اسے کس پر رحم کرنا چاہیے اور کس کو عذاب دینا چاہیے اور آپ ﷺ لوگوں پر وکیل بنا کر نہیں بھیجا۔

سورہ احقاف آیت 10 پارہ 26

کہہ دو۔ کہ میں رسولوں میں سے کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں۔ اور میں نہیں جانتا کہ مجھ سے کیا سلوک کیا جائے گا۔ میں تو صرف اُس کی اطاعت کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ اور میں تو واضح خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ خود وحی کی اطاعت کرنے والے تھے۔ اور انہوں نے ہم تک اللہ تعالیٰ کی وحی پہنچائی۔ کیا ہم وحی کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ یا فرقوں کی۔ کیا ہم نے اطیع اللہ اور اطیع الرسول کو اپنایا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ہم فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ کیا ہم قرآن پاک کے ذریعے ڈرنے والی باتوں سے خبردار ہیں۔ یا بے خبر۔ ہم قرآن پاک سے بے خبر ہیں۔ اور ہم نے فرقہ پرستوں کو اپنا پیارا قرآن سونپ رکھا ہے۔ اور وہ بڑی خوشی خوشی ہمارے خدا بنے ہوئے ہیں۔ اور جنت اور دوزخ کی پرچیاں تقسیم کر رہے ہیں۔ ان کو کس نے یہ اجازت دی ہے۔ زرا قرآن سے اس کی دو چار مثالیں تو دو۔ چلو ایک ہی مثال دے دو۔ قرآن میں ان کا تو پہلے نام بڑا بد نام تھا۔ یہود اور نصاریٰ نے اگر اپنے عالموں کو خدا بنایا تھا تو ہم نے بھی وہی کام کیا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے عذاب ہم پر آ رہے ہیں۔

سورہ النحل آیات 35 تا 37 پارہ 14

اور جن لوگوں نے شرک کیا۔ وہ کہنے لگے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو نہ ہم اللہ کے سوا کسی چیز کی غلامی کرتے۔ اور نہ ہمارے باپ دادا۔ ادر نہ ہی ہم اسکے حکم کے بغیر کسی چیز کو حرام ٹہراتے۔ ان سے پہلے بھی لوگوں نے ایسا ہی کیا تھا۔ رسولوں پر تو صرف یہی ذمہ داری ہے۔ کہ وہ واضح طور پر پیغام پہنچا دیں۔ ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ اور طاغوت سے بچو۔ پھر ان میں سے بعض لوگ ایسے تھے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی۔ اور ان میں سے بعض ایسے تھے۔ جن پر گمراہی ثابت ہوگئی۔ سو تم زمین میں چل پھر کر دیکھ لو۔ کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ ایسے لوگوں کی ہدایت کے لیے آپ ﷺ خواہ کتنی خواہش کریں۔ اللہ تعالیٰ جسے گمراہ کردے۔ اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور ان کا کوئی مددگار بھی نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان آیات میں رسولوں کو بھیجنے کا مقصد بیان کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ تمام رسول ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا پیغام لاتے ہیں۔ وہ صرف اس بات کی تبلیغ کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ اور طاغوت سے بچو۔ یعنی کسی اور کی غلامی نہ کرو۔ پھر ان میں سے بعض لوگ ایسے تھے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی۔ ہدایت والے لوگ وہی ہیں جو ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کریں گے۔ اور ان میں سے بعض ایسے تھے۔ جن پر گمراہی ثابت ہوگئی۔ یعنی وہ طاغوت کی غلامی کرنے والے ہیں۔ سو تم زمین میں چل پھر کر دیکھ لو۔ کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ ایسے لوگوں کی ہدایت کے لیے آپ ﷺ خواہ کتنی خواہش کریں۔ اللہ جسے گمراہ کردے۔ اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور ان کا کوئی مددگار بھی نہیں ہے۔

یاد رہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی غلامی طاغوت کی غلامی ہے۔ اور یہی رسول اللہ تعالیٰ کا پیغام لاتے ہیں۔ اور تمام رسول خود بھی اس پیغام کی پابندی کرتے ہیں

۔یعنی وہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے ہوتے ہیں۔

سورہ بنی اسرائیل آیت 9 پارہ 15

یہ قرآن تو وہ ہدایت دیتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔اور ایمان لانے والوں کو خوشخبری دیتا ہے۔جو صالح اعمال کرتے ہیں۔کہ ان کے لیے یقیناً بہت بڑا اجر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔یہ قرآن تو سب سے سیدھی ہدایت دیتا ہے۔اور ایمان والوں کو خوشخبری دیتا ہے۔ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے کو خوشخبری دیتا ہے۔کہ ان کے لیے بلاشبہ بہت بڑا اجر ہے۔

سورہ محمد۔آیات 17 اور 18۔پارہ 26

اور جو لوگ ہدایت یعنی قرآن پاک پر ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو زیادہ ہدایت دیتا ہے اوان کو پرہیز گاری عطا فرماتا ہے۔پھر کیا وہ لوگ قیامت کے منتظر ہیں کہ اچانک ان پر آجائے۔اس کی نشانیاں تو آچکی۔پھر جب قیامت ان پر آپہنچے گی تو پھر ان کے لیے نصیحت حاصل کرنا کہاں ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔جو لوگ ہدایت یعنی قرآن پاک پر ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو زیادہ ہدایت دیتا ہے اوان کو پرہیز گاری عطا فرماتا ہے۔پھر کیا وہ لوگ قیامت کے منتظر ہیں کہ اچانک ان پر آجائے۔اس کی نشانیاں تو آچکی۔پھر جب قیامت ان پر آپہنچے گی تو پھر ان کے لیے نصیحت حاصل کرنا کہاں ہوگا۔یعنی قرآن پاک کو قبول کرنے کا کونسا موقع باقی رہ جائے گا۔

سورہ بقرہ آیات 119 تا 121۔پارہ 2

ہم نے آپ ؐ کو سچ کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔آپ ؐ سے جہنم والوں کے بارے میں سوال نہ ہوگا۔یہودی اور عیسائی آپ سے ہر گز راضی نہ ہونگے۔جب تک کہ آپ ؐ ان کے ملت کی اطاعت نہ کرنے لگیں۔آپ ؐ کہہ دیجیے کہ ہدایت تو بس اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ورنہ اس علم کے بعد جو آپ ؐ کے پاس آچکا ہے۔تم نے ان کے خواہش کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچانے والا نہ کوئی ولی ہے اور نہ کوئی مددگار۔جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے۔وہ اسطرح پڑھتے ہیں جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے۔وہ اس قرآن پاک پر سچے دل سے ایمان لاتے ہیں۔جو اس سے کفر کرتے ہیں۔وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ آپ ؐ سے جہنم میں جانے والوں کے بارے میں کوئی سوال نہ ہوگا۔کیونکہ آپ ؐ کو سچ یعنی قرآن پاک کے ساتھ خبردار کرنے والا آگاہ کرنے والا رسول بنا کر بھیجا گیا تھا۔قرآن پاک کے علم کے آنے کے باوجود لوگوں نے دوسرے لوگوں کے علم کی اطاعت کی تو انہیں کوئی ولی کوئی مددگار اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے نہیں بچا سکتا۔کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں اللہ تعالیٰ کی ہدایت یعنی قرآن پاک کو ہدایت نہیں سمجھا۔اللہ تعالیٰ کے علم قرآن پاک کو علم نہیں سمجھا اور دوسرے لوگوں کی اطاعت کرتے رہے۔تو جن لوگوں کی اطاعت کرتے رہے۔تو ایسا کوئی ولی مددگار ان کو اللہ تعالیٰ سے بچانے والا نہیں ہے۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے رسول ؐ کو سچ یعنی قرآن پاک کے ساتھ خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا تھا مگر اس کے باوجود جن لوگوں نے قرآن پاک کے سچ کو چھوڑ کر دوسروں کی اطاعت کی ان کو اپنا مددگار اور ولی سمجھا ان کو اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہیں ہے۔اور نہ ہی آپ ﷺ سے کافروں کے بارے میں کوئی سوال ہوگا۔

خواتین وحضرات!

رسول ﷺ کے زمانے میں یہود اور نصاریٰ وہاں فرقے تھے۔اب تو رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں نئے نئے فرقے بن رہیں ہیں۔تو اُن سب لوگوں کے لیے بھی اللہ تعالیٰ کا یہ جواب رسول ﷺ دے رہیں۔ کہ ہدایت تو بس اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ورنہ اس علم کے بعد جو آپ ؐ کے پاس آچکا ہے۔تم نے ان کے خواہش کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچانے والا نہ کوئی ولی ہے اور نہ کوئی مددگار۔جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے۔وہ اسطرح پڑھتے ہیں جیسا کہ پڑھنے کا حق

ہے۔ وہ اس قرآن پاک پر سچے دل سے ایمان لاتے ہیں۔ جو اس سے کفر کرتے ہیں۔ وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا جواب سن لیا۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے۔ وہ اسطرح پڑھتے ہیں جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے۔ وہ اس قرآن پاک پر سچے دل سے ایمان لاتے ہیں۔ جو اس سے کفر کرتے ہیں۔ وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو اپنا اور معزز رسول ﷺ کا کلام کہا ہے۔ اس کے علاوہ کسی چیز کا نام نہیں لیا۔ یعنی قرآن پاک اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ دونوں کا کالم ہے۔

سورہ القصص۔ آیات 85 تا 88۔ پارہ 20

بیشک جس نے آپ پر یہ قرآن فرض کیا ہے وہ آپکو ایک انجام دے گا۔ آپ کہہ دیجیے کہ میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون واضح گمراہی میں پڑا ہے۔ اور آپ ﷺ کو یہ امید نہ تھی کہ آپ ﷺ پر یہ کتاب نازل کی جائے گی۔ مگر یہ تو صرف رب کی رحمت ہے۔ پس آپ کافروں کے مددگار نہ بنیں ۔ اور آپ ﷺ کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ آیات نازل ہونے کے بعد اس پر عمل کرنے سے نہ روکیں۔ اور آپؐ اپنے رب کی طرف بلائیں اور مشرکوں میں شامل نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ پکارو۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے۔ اسی کا حکم چلتا ہے اسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

بیشک جس نے آپ پر یہ قرآن فرض کیا ہے وہ آپکو ایک انجام دے گا۔ میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون واضح گمراہی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک فرض کرنے کے بعد کہہ رہے ہیں کہ کہیں تمہیں اللہ تعالیٰ کے کافر یعنی فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کی آیات نازل ہونے کے بعد اس پر عمل کرنے سے نہ روک دیں۔ آپؐ صرف اللہ تعالیٰ کی آیات کی طرف بلائیں اور مشرکوں میں شامل نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ کسی اور طرف بلانے اور رجوع کرنے کو شرک کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس شرک سے منع کیا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو پکارنا بھی شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہو جائے گی۔ اور آخر کار حکم تو اللہ تعالیٰ کا ہی چلتا ہے اور نافذ ہو کر رہتا ہے۔

خواتین وحضرات!

ہم لوگوں نے اس قرآن پاک کو چھوڑ رکھا ہے۔ جو ہم پر فرض کیا گیا ہے۔ جس کے بارے میں ہم سے قیامت والے دن پوچھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سورہ زخرف آیت 44 پارہ نمبر 25 میں فرماتے ہیں۔ اور بیشک یہ قرآن آپؐ کے لیے اور آپؐ کی قوم کے لیے نصیحت ہے اور جلد ہی آپ سے پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

میں نے کسی سے کہا کہ قرآن پاک ہم پر فرض ہے۔ تو اس نے مجھے کہا کہ نہیں قرآن پاک رسول ﷺ پر فرض تھا۔ تو پھر میں نے اُس سے پوچھا۔ تو پھر اس آیت کا کیا مطلب ہے۔

سورہ ذمر۔ آیت 41۔ پارہ 24

بیشک ہم نے یہ کتاب تمام لوگوں کیلئے آپ ﷺ پر سچائی کے ساتھ نازل کی ہے پھر جو ہدایت پر آ گیا تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور جو گمراہ رہا تو اس کے گمراہ رہنے کا نقصان اسی کو ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کررہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ بے شک ہم نے یہ کتاب تمام لوگوں کیلئے آپ ﷺ پر سچائی کے ساتھ نازل کی ہے پھر جو ہدایت پر آ گیا تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور جو گمراہ رہا تو اس کے گمراہ رہنے کا نقصان اسی کو ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سن لیا کہ آپ ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں اور یہ جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام نام نہاد مسلمانوں کے نام ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں تک قرآن پاک کا سچ رسول ﷺ کے زریعے پہنچادیا ہے ۔پھر بھی کوئی ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرتا ہے تو وہ خود نقصان کا ذمہ دار ہے۔اور رسول ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں۔یعنی قرآن پاک سے بے خبر رہنے والوں کے وکیل رسول ﷺ نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں ہمیں یہی بات بتائی گئی۔کہ رسول ﷺ پر قرآن لوگوں کے لیے نازل کیا گیا۔اس کام کے لیے اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کا انتخاب کیا۔اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورہ ابراہیم کی پہلی آیت میں فرمایا۔

الر۔یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے تا کہ تم لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤان کے رب کی اجازت سے۔اس اللہ کے راستے پر لاؤ جو زبردست قابل تعریف ہے ۔

سورہ فرقان 40 تا44 پارہ19

اور جب یہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھتے ہیں تو آپ کی ہنسی اڑاتے ہیں کہ کیا یہی وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اگر ہم اپنے معبودوں پر جمے نہ رہتے تو یہ ضرور ہمیں گمراہ کر دیتا اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون راستے سے گمراہ ہے کیا آپ نے اس انسان کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو معبود بنا رکھا ہے تو کیا آپ ﷺ ان کے وکیل ہیں یا آپ خیال کرتے ہیں کہ ان میں سے اکثر سنتے ہیں یا سمجھتے ہیں وہ تو گویا جانور ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جن لوگوں نے اپنے نفس کی اطاعت اختیار کر رکھی ہے آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

رسول ان لوگوں کے کچھ کام نہیں آسکتے جو ایمان نہیں لاتے۔

سورہ یونس۔آیت 101۔پارہ 11

کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اس میں غور کرو اور معجزے اور خبردار کرنے والے یعنی رسول ان لوگوں کے کام نہیں آسکتے جو ایمان نہیں لاتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو لوگ ایمان نہیں لاتے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ نہیں سمجھتے اور ان کی اطاعت نہیں کرتے کوئی معجزہ اور رسول اسے اللہ تعالیٰ سے نہیں بچاسکتے۔

سورہ توبہ آیات 71 تا80 پارہ10

منافق مرد اور منافق عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔برے کام کا حکم کرتے ہیں۔اور نیک کاموں سے منع کرتے ہیں۔اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے۔تو اللہ تعالیٰ بھی ان کو بھول گیا۔بے شک منافق لوگ نافرمان ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں سے دوزخ کی آگ کا وعدہ کر رکھا ہے۔وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔وہی ان کے لیے کافی ہے۔اور ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔اور ان کے لیے دائمی عذاب کا وعدہ ہے۔اُن لوگوں کی طرح جو ان سے پہلے تھے۔اور تم سے قوت میں زیادہ تھے۔مال میں اور اولاد میں زیادہ تھے۔پس انہوں نے اپنے دنیاوی فائدہ اٹھایا۔اور تم نے بھی اپنے حصے سے خوب فائدہ اُٹھایا۔اور تم بھی مشغول ہوگئے۔جس طرح وہ ہوگئے تھے۔یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہوگئے۔اور یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

کیا انہیں ثمود کی قوم اور نوح کی اور عاد کی قوم کی خبریں نہیں پہنچیں ۔اور قوم ابراہیم اور مدین والے اور وہ بستیاں جو اُلٹ گئیں ۔ان لوگوں کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے ۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر ظلم نہیں کرتا۔ بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں ۔

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں ۔ یہ لوگ نیکی کے کام کی ترغیب دیتے ہیں ۔اور برائی دے روکتے ہیں ۔اور نماز قائم کرتے ہیں ۔اور زکواۃ دیتے ہیں ۔اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں ۔اور ان لوگوں پر بہت جلد رحم کیا جائے گا ۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا ہے ۔اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے ۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے ۔اور پاکیزہ مکانوں کا دائمی باغات جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے ۔

اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے ۔

اے نبی ﷺ کافروں اور منافقوں کے خلاف جہاد کیجیے ۔اور ان پر سختی کیجیے ۔اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے ۔وہ قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے وہ بات نہیں کہی ۔اور انہوں نے کفر کی بات ضرور کہی ہے اور اس طرح اسلام لانے کے بعد وہ کافر ہو گئے ۔اور ان باتوں کا ارادہ کیا جن میں وہ کامیاب نہ ہو سکے ۔اور انہوں نے صرف اس بات کا انتقام لیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کو غنی کر دیا ۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں ۔تو ان کے لیے بہتر ہو گا ۔اور اگر وہ پھر جائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا ۔اور ان کے لیے تمام دنیا میں کوئی مددگار اور ولی نہیں ہو گا ۔

اور ان میں سے بعض وہ ہیں ۔جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ۔اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل سے دیا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے ۔اور نیک لوگوں میں سے ہو جائیں گے ۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ۔تو اس میں سے کنجوسی کرنے لگے اور وہ پھر گئے ۔اور وہ پھرنے والے ہی تھے ۔

۔پس ان کا انجام دیکھو نفاق ان کے دلوں میں ہے اس دن تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملیں گے ۔کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا اور انہوں نے اس عہد کی خلاف ورزی کی اور وہ اللہ تعالیٰ سے جھوٹ بولتے رہے ۔

۔کیا وہ نہیں جانتے ۔کہ اللہ تعالیٰ ان کے راز اور سرگوشیوں سے بھی واقف ہے ۔اور یہ کہ اللہ تعالیٰ غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے ۔

یہ لوگ ایسے ہیں کہ مومنوں میں سے جو خوشی سے صدقات کرتے ہیں ۔ان پر الزام لگاتے ہیں وہ وہ جو اپنی محنت کے سوا نہیں پاتے تو وہ ان سے مذاق کرتے ہیں ۔اللہ تعالیٰ ان کا مذاق کرے گا ۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ۔آپ ﷺ ان کے لیے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں اگر آپ ﷺ ان کے لیے ستر بار بھی بخشش مانگیں گے ۔تو بھی اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا ۔ یہ اسلیے کہ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے اور اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں کرتا ۔

خواتین وحضرات ۔

آپ نے دیکھا ۔کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے ۔ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو دکھایا گیا ہے ۔ اور کافر اور منافق مردوں اور عورتوں کو دکھایا گیا ہے ۔جو اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے ۔یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کا اقرار کرنے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہو گئے ۔یعنی فرقہ پرستی میں الجھ گئے ۔

ان آیات میں اُن لوگوں کا ذکر ہے ۔جو ایمان والے ہیں ۔یعنی قرآن پاک کے سچ کو مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں ۔اور منافق لوگ جو کفر کرنے والے ہیں ۔یعنی فرقہ بنانے والے ہیں ۔ یہ ایمان والوں کا مذاق اُڑاتے ہیں ۔اللہ تعالیٰ ان کا مذاق کرے گا ۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ۔آپ ﷺ ان کے لیے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں اگر آپ ﷺ ان کے لیے ستر بار بھی بخشش مانگیں گے ۔تو بھی اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا ۔ یہ اسلیے کہ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے اور اللہ تعالیٰ کافر قوم یعنی فرقہ پرست قوم کو ہدایت نہیں کرتا ۔

اللہ تعالیٰ کا غضب کن لوگوں پر نازل ہو گا ۔

سورہ المائدہ ۔آیات 59 تا 61 ۔پارہ نمبر 6

اے کتاب والو! تم ہم میں کیا بُرائی دیکھتے ہو سوائے اس کے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں اور اُس کتاب پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور ان پر جو پہلے نازل کی گئی اور یہ کہ تم میں اکثر نافرمان ہیں ۔آپ ؐ کہہ دیجئے کہ میں تمہیں ان لوگوں کے متعلق بتاؤں جن کا انجام خدا کے نزدیک بہت بُرا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور ان پر غضب نازل کیا ۔اور اس میں بعض کو بندر اور سور بنا دیا گیا اور جنہوں نے طاغوت کی غلامی کی ۔انہی لوگوں کا ٹھکانہ بُرا ہے اور یہ سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں ۔ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں حالانکہ وہ کفر لئے ہوئے آئے تھے ۔اور کفر لیے ہوئے ہی واپس گئے اور اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں ۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مطلب ہے قرآن پاک پر ایمان لانا اور قرآن پاک سے پہلے کی کتابوں پر ایمان لانا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگوں

کا بہت بُرا ٹھکانہ ہے بندر اور سور بنائے جانے والوں سے بھی زیادہ ہے۔ جو طاغوت کی غلامی کرتے ہیں ان کا ٹھکانہ بہت بُرا ہے اور وہ سیدھے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ ہو چکے ہیں۔ جب وہ نبیؐ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ یہ صرف منہ سے کہتے ہیں ان کے دل ویسے ہی ہیں یعنی جن باتوں پر تھے انہیں پر ہیں جیسے کفر لے کر آئے تھے جن چیزوں کی اطاعت کرتے تھے ویسے ہی ان کا دل ان پر مضبوط ہے ان میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ایسے ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیات ہیں کفر والا دل لے کر آئے تھے اور ویسے ہی واپس چلے گئے یہی حال ہمارے فرقہ والوں کا ہے منہ سے ایمان کا کہتے ہیں جبکہ فرمابرداری اپنے فرقے کی کرتے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اور نہ اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ بلکہ اپنے فرقے کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ طاغوت کی غلامی کرنے والے ہیں۔ یعنی ہر فرقہ اپنے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتا ہے۔ ایسے ہی گمراہ لوگ یعنی سورہ فاتحہ میں جن پر غضب کیا گیا ہے۔ ان میں فرقہ پرست لوگ شامل ہیں۔ کیونکہ ایمان ایمان کہہ دینے سے ایمان ان کی جھولی میں آ کر تو نہیں گر جائے گا۔

اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر مار ڈالے۔ تو اس کی سزا جہنم ہے۔ جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا اور اسکی لعنت پڑے گی۔

سورہ نساء 93 پارہ 5

اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر مار ڈالے۔ تو اس کی سزا جہنم ہے۔ جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا اور اسکی لعنت پڑے گی۔ اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور جو کسی مومن کو یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتا اور اس کی اطاعت کرتا ہو اسے جان بوجھ کر مار ڈالے۔ تو اس کی سزا جہنم ہے۔ جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا اور اسکی لعنت پڑے گی۔ اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

کن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

سورہ نساء آیات 51 تا 52 پارہ 5

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا۔ جنہیں کتاب کا کچھ علم دیا گیا ہے۔ وہ جبت اور طاغوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور کافروں یعنی نافرمانوں یعنی فرقہ بنانے والوں کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ ان ایمان والوں کے راستے سے تو یہی لوگ زیادہ ہدایت یافتہ ہیں۔ یہی لوگ ہیں۔ جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کر دے۔ آپ اس کا کوئی مددگار نہ پائیں گے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں۔ جو ایمان والوں کے راستے یعنی قرآن پاک والے لوگوں کی نسبت دوسرے فرقہ پرست لوگوں کو زیادہ ہدایت یافتہ سمجھتے ہیں۔ ایسی باتیں کرنے والے وہ لوگ ہیں۔ جنہیں قرآن پاک کا کچھ علم دیا گیا ہے۔ ان کم علموں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں۔ جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کر دے۔ آپ اس کا کوئی مددگار نہ پائیں گے۔

سورہ نمل آیات 79 تا 85 پارہ 20

بس آپ ﷺ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔ یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔ بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ اور نہ آپؐ اندھوں کو ہدایت دے کر کر گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔ آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔ بس وہی فرمانبردار ہیں۔ یعنی مسلم ہیں۔

اور جب ان پر وعدہ پورا ہو جائے گا۔ تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا۔ کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے اور جس دن میں ہم ہر امت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتی تھی پھر ان کی گروہ بندی کی جائے گی۔ یہاں تک کہ جب وہ آ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا کہ تم نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھر تم کیا کرتے رہے اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کی بات پوری ہو جائے گی پھر وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ظلم کرنے والے لوگوں کا ذکر ہے۔یعنی مرتد یعنی فرقہ پرستوں کا ذکر ہے۔اور ایمان والے لوگوں کا ذکر ہے۔ایمان والے رسول ﷺ کے لائے ہوئے سچ پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی آیات کی فرمابرداری کرتے ہیں۔یعنی مسلم ہوتے ہیں۔جبکہ ظالم یعنی مرتد فرقہ پرست اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے نا آشنا ہیں۔اور مسلم نہیں ہوتے۔بلکہ قرآن پاک کی آواز ان پر بے اثر ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔کہ آپؐ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔جسے صرف ایمان والے سن کر فرمابردار بن جاتے ہیں۔اور جو فرمابردار نہیں بنتے۔وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے نا آشنا ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔جب بات پوری ہونے کا وقت آجائے گا یعنی جب قیامت آجائیگی۔تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو لوگوں سے باتیں کرے گا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے اور جس دن ہم ہر امت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتی تھی پھر ان گروہ بندی کی جائے گی یہاں تک کہ جب وہ سب آجائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ تم لوگوں نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھر تم کیا کرتے رہے اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کی بات پوری ہوجائیگی اور وہ بول بھی نہ سکیں گے۔یہ وہ بات ہے جس کی وجہ سے مرتد یعنی فرقہ پرستوں پر عذاب کا وعدہ پورا ہوجائے گا۔اور وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

- سورہ عنکبوت آیت18 پارہ20

اگر تم جھٹلاتے ہو تو تم سے پہلے بہت سی قومیں جھٹلا چکی ہیں۔اور رسول کا کام تو مبین پہنچا دینا ہے۔

خواتین وحضرات

اگر ہم نے قرآن کو جھٹلا دیا تو گویا رسول ﷺ کو جھٹلا دیا۔کیونکہ رسول ﷺ نے ہی تو قرآن کا واضح پیغام ہم تک پہنچایا ہے۔پہلی اُمتیں رسول کا لایا ہوا پیغام بہانے بہانے سے جھٹلا دیتی تھیں۔ہم لوگوں نے بھی رسول کی اطاعت کی آڑ کے بہانے سے قرآن کو جھٹلا رکھا ہے۔اور فرقے بنا رکھے ہیں اور قرآن چھوڑ رکھا ہے یعنی رسول ﷺ کو جھٹلا رکھا ہے۔

- سورہ صف آیت 1 تا 9 پارہ28

اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں جو بھی زمین اور آسمانوں میں ہیں۔اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔تم کیوں ایسی باتیں کرتے ہو۔جو تم کرتے نہیں۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہے کہ تم کہو وہ جو تم کرتے نہیں۔بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے صفیں باندھ کر لڑتے ہیں۔گویا کہ وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا۔اے میری قوم تم مجھے کیوں ستاتے ہو۔اور تم علم رکھتے ہو۔کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہوں۔پھر جب وہ پھر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل پھیر دیے۔اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔اور جب عیسیٰؑ ابن مریم نے بنی اسرائیل سے کہا بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔اور میں اپنے سے آئی ہوئی پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں۔اور خوش خبری سنانے والا ہوں۔ایک رسول ﷺ کی۔جو میرے بعد آئے گا۔اس کا نام احمد ہوگا۔پھر جب وہ واضح دلائل یعنی قرآن پاک لے کر ان کے پاس آیا تو وہ کہنے لگے یہ تو ایک واضح جادو ہے۔اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔جبکہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کی روشنی یعنی قرآن پاک کو اپنے منہ سے بجھا دیں مگر اللہ تعالیٰ اپنی روشنی کو مکمل کرنے والا ہے۔خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں تین رسولوں کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

سب سے پہلے موسیٰؑ کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔جب ان کی قوم تورات سے پھر گئی یعنی مرتد ہوگئی۔تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل پھیر دیے۔اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔اور اسطرح انہوں نے تورات سے مرتد ہو کر اپنے رسول کو بہت ستایا۔اور جب عیسیٰؑ ابن مریم نے بنی اسرائیل سے کہا بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔اور میں اپنے

سے آئی ہوئی پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں۔ اورخوش خبری سنانے والا ہوں۔ ایک رسولﷺ کی۔ جو میرے بعد آئے گا۔اس کا نام احمد ہوگا۔ پھر جب وہ واضح دلائل یعنی قرآن پاک لے کران کے پاس آیا تو وہ کہنے لگے یہ تو ایک واضح جادو ہے۔اوراس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔جبکہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی طرف بلایا جاتا ہے۔اوراللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

جب انہوں نے قرآن پاک کو جادو کہا تو انہوں نے اپنے ہی اوپر ظلم کیا۔حالانکہ رسولﷺ نے اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی طرف بلایا تھا۔

پھراس کے بعد ہماری بات ہورہی ہے قرآن پاک میں فرقہ بنانے والوں کو کافراورمشرک کہا گیا ہے۔رسولﷺ نے جب یہ واضح دلائل ہمیں دیے۔تو رسولﷺ کی قوم بھی اس سے پھر گئی یعنی مرتد ہوگی اور مختلف فرقوں کی فرمابرداری کرنے لگی۔اور قرآن پاک سے مرتد ہوگئی۔حالانکہ رسولﷺ نے ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی اسلام کی طرف بلایا تھا۔مگر یہ مرتد ہوکر اپنے فرقوں کی فرمابرداری کر رہی ہے۔قرآن پاک میں فرقے بنانے والے کو کافر مشرک کہا گیا ہے۔

ایسے نام نہاد مفسروں اور تمام فرقہ پرستوں کو اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔فرقہ پرست اپنی پھونکوں سے قرآن پاک کی روشنی بجھانا چاہتے ہیں ان کو قرآن پاک کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہومگر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو ساری دنیا پر غالب کر کے رہے گا۔

خواتین وحضرات

فرقہ پرست لوگ قرآن پاک کی روشنی کو اپنی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو مکمل کرنے والا ہے خواہ کافروں اور مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو، پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ اللہ ہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت یعنی قرآن پاک کے ساتھ بھیجا ہے۔یعنی سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے۔تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں جو بھی زمین اور آسمانوں میں ہیں۔اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے ہو اوراس کی اطاعت کرنے والے ہو۔تم کیوں ایسی باتیں کرتے ہو۔جو تم کرتے نہیں۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ بات ہے کہ تم وہ کہو جو تم کرتے نہیں۔بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے صفیں باندھ کر لڑتے ہیں۔گویا کہ وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا۔اے میری قوم تم مجھے کیوں ستاتے ہو۔حالانکہ تم علم رکھتے ہو۔کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہوں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام دے کر بھیجا گیا ہوں۔پھر جب وہ پھر گئے یعنی مرتد ہوگئے۔تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل پھیر دیے۔اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔اور جب عیسیٰؑ نے بنی اسرائیل سے کہا بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔اور میں اپنے سے آئی ہوئی پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں۔اور خوش خبری سنانے والا ہوں۔ایک رسولﷺ کی۔جو میرے بعد آئے گا۔اس کا نام احمد ہوگا۔پھر جب وہ واضح دلائل یعنی قرآن پاک لے کران کے پاس آیا تو وہ کہنے لگے یہ تو ایک واضح جادو ہے۔اوراس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔جبکہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی طرف بلایا جاتا ہے۔اور لوگ اس کے جواب میں جھوٹ بولتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات

عیسیٰؑ نے انجیل میں بتایا بھی ہوا ہے کہ احمد نام کا رسولﷺ آئے گا۔پھر جب رسولﷺ واضح دلائل لے کران کے پاس آیا تو وہ کہنے لگے یہ تو ایک واضح جادو ہے۔اوراس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔جبکہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات

جو سلوک رسولﷺ کے ساتھ انجیل والوں نے کیا۔یہی سلوک کافروں اور مشرکوں نے کیا یعنی فرقہ پرستوں نے کیا رسولﷺ نے انہیں اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی طرف بلایا تھا مگر انہوں نے فرقوں کی فرمابرداری کرلی۔یعنی رسولﷺ کے واضح دلائل یعنی قرآن پاک کی اصل عبارت کی فرمابرداری نہیں کرتے۔بلکہ نام نہاد مفسروں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔اور واضح دلائل یعنی قرآن پاک سے پھر گئے ہیں یعنی مرتد ہوگئے ہیں جس طرح موسیٰؑ کی قوم مرتد ہوگئی تھی۔اور عیسیٰؑ کی قوم مرتد ہوگئی تھی۔سب نے ایک ہی کام کیا ہے صرف طریقہ مختلف ہے۔نام نہاد مفسر یعنی فرقہ پرست یعنی کافر اور مشرک رسولﷺ کے لائے ہوئے واضح دلائل کو نہیں مانتے۔اور اپنے فرقوں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔اس طرح قرآن پاک سے لوگ مرتد ہو چکے ہیں۔اور رسولﷺ کو ستانے کا کام جاری اور ساری ہے۔جس طرح لوگوں نے موسیٰ کو ستایا۔حالانکہ فرقہ

پرست قرآن پاک کے مرتد ہیں۔مگر یہ رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں فرقے بنا کر دراصل رسول ﷺ کو ستانے کا کام کر رہے ہیں۔ان کے مقابلے کے لیے ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اوراس کی اطاعت کرنے والوں کو سیسہ پلائی ہوئی دیوار بننا ہوگا۔کیونکہ یہ فرقہ پرست تمام لوگوں کو مرتد بنانے کے لیے سرکش ہوگئے ہیں۔اورکسی کو قرآن پاک کی طرف آنے نہیں دیتے۔ان کا ایک ہی رٹا ہوا سبق ہے۔کہ قرآن پاک سمجھنے سے گمراہ ہو جاؤ گے۔کیا یہ رٹا ہوا سبق رسول ﷺ سے دشمنی نہیں ہے۔اس طرح فرقہ پرست رسول ﷺ کو ستا رہے ہیں۔

سورہ حٰم السجدہ آیات 41 تا 43 پارہ 24

بیشک جنھوں نے اس نصیحت یعنی قرآن پاک کا کفر کیا جب وہ ان کے پاس آیا۔اور بیشک یہ قرآن بڑی عزت والی کتاب ہے۔اس میں جھوٹ نہ آگے سے داخل ہوسکتا ہے۔اورنہ پیچھے سے داخل ہوسکتا ہے۔یہ بڑے ہی تعریف والے حکمت والے کی طرف سے نازل ہوا ہے۔آپ ﷺ سے جو کچھ کہا جاتا ہے۔وہ وہی ہے۔جو آپ سے پہلے رسولوں سے کہا گیا۔بیشک آپ کا رب بہت معاف کرنے والا اور دردناک عذاب دینے والا بھی ہے۔

سورہ مومنون آیات 101 تا 111 پارہ 18

پھر جب صور پھونکا جائے گا۔تو ان کے درمیان کوئی رشتہ باقی نہ رہے گا۔اورنہ ہی کوئی ایک دوسرے کو پوچھے گا۔اس دن جن کے پلڑے بھاری ہونگے۔وہ کامیاب ہو نگے۔جس کے پلڑے ہلکے ہونگے۔وہ وہی لوگ ہونگے جنھوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔آگ اُن کے چہروں کو جھلسا دے گی اوروہ اس میں بدصورت ہوں گے۔'' کیا تم پر میری آیات نہیں پڑھی جاتی تھی '' اور تم ان کو جھٹلا دیتے تھے۔وہ کہیں گے۔اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدبختی غالب آ گئی تھی۔اورہم گمراہ لوگ تھے۔اے ہمارے رب ''ہم کو اس سے نکال'' پھر اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو بے شک ہم ظالم ہونگے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔''دفعہ ہو جاؤ تم اور مجھ سے باتیں نہ کرو'' بیشک میرے غلاموں کا ایک گروہ تھا۔وہ کہتے تھے۔اے ہمارے رب ہم ایمان لائے۔بس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔اور تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے پھر تم اُن کا مذاق اُڑاتے تھے۔یہاں تک کہ انہوں نے تمہیں میری نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا دیا۔تو تم اُن پر ہنسا کرتے تھے۔بے شک آج میں نے اُن کے صبر کا بدلہ دے دیا ہے۔اور بیشک آج وہی کامیاب ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ قیامت والے دن ظالم لوگ اپنا قصور مان لیں گے۔اوراللہ تعالیٰ کی منت سماجت کریں گے۔کہ اے ہمارے رب ہمیں ایک دفعہ جہنم سے نکال دے۔ہم دوبارہ ویسا ہی ظلم کریں۔تو پھر ظالم ٹھہرا دینا۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔مجھ سے دفع ہی رہو۔اوراس آگ میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔جب تمھیں میری آیات سنائی جاتی تھی۔تو تم انہیں جھٹلا دیتے تھے وہ کہیں گے۔ اے ہمارے رب ہماری بدبختی ہم پر غالب آ گئی تھی۔

خواتین وحضرات

یہ لوگ جہنم میں جھلس رہے ہونگے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔کہ میرے ایمان والے غلاموں کا گروہ تھا۔تم اُن پر ہنسا کرتے تھے۔اوراسی ہنسی مذاق نے تمھیں میری نصیحت یعنی قرآن پاک بھی بھلا دیا تھا۔بلاشبہ آج وہی نصیحت والے یعنی قرآن پاک والے لوگ کامیاب ہیں۔

سورہ ال عمرآن آیات 15 تا 17 پارہ 3

آپ ﷺ کہہ دو کہ کیا میں اس سے بہتر تمھیں بتاؤں۔جو لوگ پرہیزگاری اختیار کریں گے۔اُن کے رب کے پاس ان کے لیے ایسے باغ ہوں گے۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔اوران کو پاک جوڑے میسرآئیں گے۔اوراللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوگی۔اوراللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھنے والا ہے۔

جو لوگ کہتے ہیں۔اے ہمارے رب بیشک ہم ایمان لائے ہیں۔بس ہمارے گناہ بخش دے۔صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرمابردار اور خدا کے راستے میں خرچ کرنے والے اور سحر کے وقت استغفار کرنے والے ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے گواہی دی کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔اور فرشتے اور علم والے والے انصاف کے ساتھ قائم رہے۔کہ اللہ تعالیٰ ک سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔اور رسول ﷺ پرہیزگار لوگ یعنی قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے لوگ یعنی وہ لوگ ایمان والے ہیں۔جو قرآن پاک کو سچ مانتے اوراس کی اطاعت کرتے ہیں۔ان کے بارے میں بتا رہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

کیا میں اس سے بہتر تمھیں بتاؤں۔جو لوگ پرہیزگاری اختیار کریں گے۔اُن کے رب کے پاس ان کے لیے ایسے باغ ہوں گے۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔وہ ان میں

ہمیشہ رہیں گے۔اوران کو پاک جوڑے میسر آئیں گے۔اوراللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوگی۔اوراللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کوخوب دیکھنے والا ہے۔
جولوگ کہتے ہیں۔اے ہمارے رب بیشک ہم ایمان لائے ہیں۔بس ہمارے گناہ بخش دے۔صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اورفرمابرداراورخدا کے راستے میں خرچ کرنے والےاورسحر کے وقت استغفار کرنے والے ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے گواہی دی کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودنہیں ہے۔اورفرشتے اورعلم والے والے انصاف کے ساتھ قائم رہے۔کہ اللہ تعالیٰ ک سوا کوئی معبودنہیں ہےاور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

احاطہ کتاب

سورہ انعام آیت159 پارہ8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے ہیں۔ اورگروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔ بیشک یہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے۔جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے۔تو اللہ تعالیٰ اُن کو خود بتائے گا۔کہ وہ کیا کررہے تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام سن لیا۔جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے ہیں۔ اورگروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔ بیشک یہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے ۔جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے۔تو اللہ تعالیٰ اُن کو خود بتائے گا۔کہ وہ کیا کررہے تھے۔

خواتین وحضرات۔

دین اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے۔رسول ﷺ نے سچا دین یعنی قرآن پاک ہمیں دیا۔پھرہم نے کس طرح سلوک کیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے۔
چاہے آپ کا تعلق کسی بھی فرقے سے ہو۔رسول ﷺ کا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔کیونکہ یہ قرآن کا فیصلہ ہے۔قرآن کا فیصلہ کیسا ہوتا ہے۔آئیں دیکھتے ہیں۔

سورہ طارق آیات13 تا14 پارہ30

بے شک یہ قرآن ایک فیصلہ کردینے والا کلام ہے۔اوریہ کوئی ہنسی مذاق نہیں ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا کہ رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔تمام فرقہ والے اللہ تعالیٰ کا پیغام سن لیں۔ان لوگوں کے آپس کے تعلقات قیامت والے دن ٹوٹ جائیں گے۔اوررسول ﷺ ان کے خلاف گواہی دیں گے۔

سورہ فرقان آیت29 پارہ 19

اوررسول ﷺ کہیں گے۔کہ بے شک میری قوم نے قرآن پاک چھوڑ رکھا تھا۔

خواتین وحضرات۔

اگرآپ لوگ رسول ﷺ کو اپنے خلاف گواہ نہیں بنانا چاہتے تو اپنے باپ دادا کا راستہ چھوڑ کراللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں۔قرآن پاک کو پکڑلیں۔تاکہ آپ رسول ﷺ کے مجرموں میں سے نہ ہوں جن کی شکایت ہونے والی ہے۔

سورہ سجدہ آیات 11 تا16 پارہ21

کہہ دو کہ موت کا فرشتہ تم پرمقرر ہے۔پھرتم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔کاش آپ دیکھیں جب مجرم اپنے رب کے سامنے سرجھکائے کھڑے ہونگے۔۔اورکہیں گے۔اے ہمارے رب ہم نے سب کچھ دیکھ لیا اورسن لیا لہذا تو ہمیں واپس بھیج دے کہ ہم صالح عمل کریں اب ہمیں یقین آ گیا ہے۔
اوراگر ہم چاہتے تو ہرانسان کو ہدایت دے دیتے۔لیکن میری بات پوری ہوکے رہی۔کہ میں جہنم کو انسانوں اورجنات سے بھردوں گا بس اب مزہ چکھو۔جوتم نے اس دن کو بھلا دیا تھا اب ہم نے تم کو بھلا دیا ہے اورجو کچھ تم کرتے رہے۔ہماری آیات پرتو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں۔کہ جب انہیں ان آیات سے نصیحت کی جاتی ہے۔تو وہ سجدے میں چلے

جاتے ہیں۔اوراپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات

قیامت والے دن یہ نام نہاد مفسروں کا حال ہوگا اور فرقہ پرستوں کا حال ہوگا۔جو سر جھکائے ندامت سے کھڑے ہوں گے۔یہ تکبر والے لوگ ہیں۔ایمان والے تو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر تو سجدہ کر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔اور ہدایت حاصل کرتے ہیں۔اور تکبر نہیں کرتے۔

سورہ اعراف آیات 2 تا 8 پارہ8

یہ ایک کتاب ہے۔جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے اس سے آپ کے دل میں تنگی نہیں ہونی چاہیے۔آپ ﷺ اس کے ذریعے لوگوں کو خبردار کریں۔اور یہ ایمان والوں کے لیے نصیحت کا کام دے۔جو تمھارے رب کیطرف سے تمھاری طرف نازل ہوا ہے اس کی اطاعت کرو۔اور اس کے علاوہ دوسرے ولیوں کی اطاعت کی نہ کرو۔اور تم کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو۔اور کتنی ہی بستیاں جن کو ہم نے ہلاک کیا ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آیا یا جب وہ دوپہر کو سو رہے تھے۔پھر اُن کا کہنا تھا جب ان پر عذاب آیا کہ بیشک ہم ہی ظالم تھے۔پھر ان لوگوں سے بھی ضرور پوچھیں گے جن کی طرف رسول بھیجے گئے تھے۔اور رسولوں سے بھی ضرور پوچھیں گے پھر ہم اُن کو اپنے علم سے بیان کریں گے اور ہم غائب تو نہیں تھے۔اور وزن ہوگا۔اُس دن سچائی کے ساتھ۔پھر جن کے ترازو بھاری ہونگے۔وہی کامیاب ہونگے۔اور جن کے ترازو ہلکے ہوں گے۔پھر وہی ہوں گے جنھوں نے اپنے آپ کو نقصان میں رکھا کیونکہ وہ ہماری آیات سے ظلم کرتے تھے۔۔۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے علاوہ کسی بھی ولی کی اطاعت سے منع کر دیا ہے۔یعنی صرف قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔

ظالم یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں یعنی فرقہ پرستوں کے ترازو ہلکے ہوں گے۔یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ ظلم کیا تھا۔عذاب کے وقت یہ اپنا قصور مان لیں گے ۔کہ وہ ظالم تھے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان تھے۔یعنی فرقہ پرست تھے۔اپنے فرقوں کی اطاعت کرنے والے تھے۔۔اور قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے نہ تھے۔کیونکہ ان لوگوں نے رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں قرآن پاک کو بدل دیا۔زرا ان کی تفسیر قرآن پاک سے میچ کریں۔ان کا ظلم آپ کو نظر آ جائیگا۔ظالم کسے کہتے ہیں۔ان کی تفصیل جاننے کے لیے میری کتاب دیکھیں۔

سورہ رعد۔آیت 37۔پارہ نمبر 13

اوراس طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے جب کہ آپ کے پاس علم آچکا ہے اگر آپ نے ان کی خواہش کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی آپ کا ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا وہ علم ہے جو ہمارے لیے حکم کی حیثیت رکھتا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم کے علاوہ کسی اور کی اطاعت کی تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ملے گا نہ بچانے والا۔

سورہ نساء۔آیت 166۔پارہ6

اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اس نے جو کچھ آپ ﷺ پر نازل کیا ہے اپنے علم کی بنا پر نازل کیا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کے بارے میں گواہی دے رہے ہیں۔اور فرشتے بھی گواہی دے رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اس نے جو کچھ آپ ﷺ پر نازل کیا ہے اپنے علم کی بنا پر نازل کیا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔یعنی قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔

سورہ رعد آیت 43 پارہ13

اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپؐ اللہ تعالی کے رسول نہیں ہیں۔آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔اور اُس کی گواہی کافی ہے۔جس کے پاس کتاب یعنی قرآن پاک کا علم ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کی گواہی کے لیے اُس انسان کا انتخاب کر رہے ہیں۔جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔رسول ﷺ کے زمانے میں ہر اُس

انسان کو کافر کہا جائے گا۔ جو مختلف فرقوں پر تھے۔ان تمام لوگوں میں سے صرف اُس انسان کی گواہی کو منتخب کیا گیا ہے جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔ گواہی کا یہ معیار قیامت تک کے لیے ہے۔ کیونکہ یہ معیار اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔

سورہ نمل۔آیات 82 تا85۔ پارہ19

اور جب ان پر وعدہ پورا ہو جائے گا۔تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا۔ کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے اور جس دن میں ہم ہر امت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتی تھی پھر ان کی گروہ بندی کی جائے گی۔ یہاں تک کہ جب وہ آ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا کہ تم نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھر تم کیا کرتے رہے اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کی بات پوری ہو جائے گی پھر وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں ظلم کرنے والے لوگوں کا ذکر ہے۔جو قرآن پاک کو جھٹلاتے ہیں اور اپنے علم سے قرآن پاک کا احاطہ نہیں کرتے۔ان پر عذاب ثابت ہو جائیگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جب بات پوری ہونے کا وقت آ جائے گا یعنی جب قیامت آ جائیگی۔تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ظالموں سے باتیں کرے گا کہ تم اللہ تعالیٰ کی آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے اور جس دن ہم ہر امت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتی تھی پھر ان گروہ بندی کی جائے گی یہاں تک کہ جب وہ سب آ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ تم لوگوں نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا۔ پھر تم دنیا میں کیا کرتے رہے اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کی بات پوری ہو جائیگی اور وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

خواتین حضرات!

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن پاک کا علم دے۔تا کہ ہمارا شمار ان لوگوں میں نہ ہو۔جن پر عذاب کی بات ثابت ہونے والی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن پاک کا علم دے۔تا کہ

ہماری گواہی کو اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کے لیے قبول کرے۔یاد رکھیں کہ اگر ہم نے قرآن پاک کو چھوڑ کر لوگوں کے خواہشوں کی اطاعت کی تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔آئیں اللہ تعالیٰ کے علم یعنی قرآن پاک کو دلوں میں بسا لیں۔آمین۔